سیرت

شہزادۂ خاتم ولایت محمدیؐ

حضرت بندگی میاں

شاہ یعقوب حسن ولایت رضی اللہ عنہ

مولف

سید عبدالقادر مجاہد

(نبیرۂ سلطان الواعظین حضرت سید عیسیٰ حاجی میاں صاحبؒ)

نقل مبارک! بندہ کی تصدیق خدا کی بینائی۔

﴿جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ﴾

نام کتاب: سیرت شہزادۂ خاتم ولایت محمدی حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ

مولف: سید عبدالقادر مجاہد

سن اشاعت: ماہ رمضان ۱۴۳۴ھ جولائی ۲۰۱۳ء

تعداد: ۵۰۰

قیمت: 30/-

کمپیوٹر کتابت: SAN کمپیوٹر سنٹر سیل نمبر 9959912642

کتاب ملنے کا پتہ

(۱) بمکان احقر 16-3-619 نزد مسجد ید اللّٰہی، چنچل گوڑہ، حیدرآباد
سیل نمبر 9296509096

(۲) SAN کمپیوٹر سنٹر صوبیدار امیر علی خاں روڈ (نئی سڑک) چنچل گوڑہ، حیدرآباد
سیل نمبر 9959912642

نقل مبارک ! بے شک میں اللہ کا بندہ اور رسولِ خدا کا تابع ہوں۔

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	تقریظ	۵
۲	پیش لفظ	۹
۳	تاثرات	۱۱
۴	عرض حال	۱۳
۵	درشانِ حضرت بندگی میراں سید یعقوب حسن ولایتؓ	۱۵
۶	حضرت بندگی میراں سید یعقوب حسن ولایت کا نسبِ مبارک	۱۶
۷	حضرت بندگی میراں سید یعقوب حسن ولایت کی ولادت باسعادت	۱۶
۸	حضرت بندگی میراں سید یعقوب حسن ولایت کا مبشر مہدی موعودؑ ہونا	۱۸
۹	حضرت مہدی موعودؑ کا اولادِ ثانی مہدیؓ کو بشارتیں دینا	۱۹
۱۰	حضرت میراں سید یعقوبؓ کی اولاد کو ثانی مہدیؓ کا بشارتیں دینا	۲۱
۱۱	حضرت شاہ یعقوبؓ کا اپنے والد ثانی مہدیؓ سے مرید ہونا	۲۱
۱۲	حضرت شاہ یعقوبؓ کے سر سے اپنے والد ثانی مہدیؓ کا سایہ اُٹھنا	۲۲
۱۳	حضرت شاہ یعقوبؓ کا بچپن حضرت شاہ نظامؓ کی زیرِ نگرانی گذرنا	۲۲
۱۴	حضرت میاں بھائی مہاجرؓ کا حضرت شاہ یعقوبؓ سے معذرت طلب کرنا	۲۳
۱۵	حضرت شاہ یعقوبؓ کا حضرت شاہ نعمتؓ سے تلقین کرنا	۲۸
۱۶	حضرت شاہ یعقوبؓ کا حضرت شاہ خوندمیرؓ کی دختر سے نکاح	۲۹
۱۷	حضرت شاہ یعقوبؓ کی حضرت ملک الہدادؓ کے دائرہ کی زندگی	۳۰
۱۸	حضرت شاہ خوندمیرؓ اور حضرت شاہ دلاورؓ کے پاس نطفہ مہدی کی اہمیت	۳۱

نقل مبارک! ایک دل خدا کو دیجئے من مانا سو کیجئے۔

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱۹	حضرت شاہ یعقوبؒ کا اپنی خوشدامن سے اجازت لیکر دائرہ چھوڑنا	۳۴
۲۰	حضرت شاہ یعقوبؒ کا دائرہ چھوڑنے پر حضرت ملک الہدادؒ کا افسوس کرنا	۳۶
۲۱	حضرت شاہ یعقوبؒ کا حضرت شاہ نعمتؒ اور حضرت شاہ دلاورؒ کے حکم سے علیحدہ دائرہ قائم کرنا	۳۶
۲۲	حضرت شاہ یعقوبؒ کو حضرت شاہ نعمتؒ کا سویت کرنا	۳۸
۲۳	حضرت شاہ یعقوبؒ کا حضرت مہدی موعودؑ کے حکم سے سید محمودؒ سید میرانجیؒ کو تلقین کرنا	۳۸
۲۴	حضرت شاہ یعقوبؒ کا اپنی اولاد کو حضرت سید نجی خاتم المرشدینؒ کی خدمت میں بھیجنا	۳۹
۲۵	حضرت شاہ یعقوبؒ خود پسندی اور حود نمائی سے پرہیز فرماتے تھے	۴۳
۲۶	حضرت شاہ یعقوبؒ کی حضرت شہاب الحقؒ سے عقیدت	۴۶
۲۷	حضرت ملک الہدادؒ کا حضرت شاہ یعقوبؒ کو بستر مرگ پر اللہ کی نعمتوں کا فیض عطا کرنا	۴۹
۲۸	حضرت شاہ یعقوبؒ کا دائروں کی کشادگی دیکھ کر دوسرے مقامات پر ہجرت کرنا	۴۹
۲۹	حضرت شاہ یعقوبؒ کی حرم اول بی بی رقیہؒ کا انتقال فرمانا	۵۱
۳۰	حضرت مہدی موعودؑ کا خلد آباد کو مکہ خورد کہنا	۵۲
۳۱	حضرت شاہ یعقوبؒ کا احمد آباد سے دولت آباد کو ہجرت کرنا	۵۲
۳۲	حضرت شاہ یعقوبؒ کی تدفین	۵۵
۳۳	حضرت شاہ یعقوبؒ کے القابات	۵۷
۳۴	حضرت شاہ یعقوبؒ کے خلیفہ کا آپ کے پہلو میں دفن ہونا	۵۹
۳۵	حضرت شاہ یعقوبؒ کے ازواج واولاد	۵۹
۳۶	منقبت حضرت بندگی میراں سید یعقوب حسن ولایتؒ	۶۲

نقل مبارک! بندہ رسول اللہ ﷺ کے قدم بہ قدم ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

حضرت پیرومرشد مولانا سید دلاور میاں صاحب مخصوصی

(صدر مجلس علمائے مہدویہ ہند)

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم والمہدی الموعود العظیم

محترم قارئینِ کرام! آج کل ہمارا معاشرہ جس قدر خراب ہو چکا ہے اور جو برائیاں ہم میں پیدا ہو چکی ہیں اس کی تفصیل کی حاجت نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بنیادی وجوہات میں سے یہ بھی ہے کہ ہم اپنے اسلاف کی تاریخ بھلا دیئے ہیں۔آج کا جو دور ہے ہم مہدویوں کے لئے بہت بڑا چیلنجوں کا دور ہے۔اس دور میں نئی نئی بدعات اور نئے نئے مذاہب ایجاد ہوتے جارہے ہیں۔اور الحاد اور بے دینی کی تحریکات چلائے جارہے ہیں۔وہ اپنی مخترعہ بدعات مذاہب اور تحریکات کو نہایت خوشنما اور خوبصورت نام دے دیتے ہیں۔اور توحید کے نام پر انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کی شان اور عظمت کو کم کیا جاتا ہے۔اور جب ان لوگوں کا محاسبہ کیا جائے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کررہے ہیں' شرک مٹارہے ہیں' مسلمانوں میں جس قدر باطل فرقے' الحادی تحریکیں' تشدد وسازشی جماعتیں اور متکبر قیادتیں معرض وجود میں آئی ہیں ان کا ہمیشہ یہی دعویٰ اور نعرہ رہا ہے کہ ہم مسلمانوں کی اصلاح چاہتی ہیں۔اور یہ کہا جاتا ہے مسلمان اپنے عقائد واعمال کے لحاظ سے تباہ ہوچکے ہیں اس لئے ہماری کاوش ہے کہ انہی اعتقادی اور عملی گمراہیوں سے نجات دلا کر صحیح اسلامی راہ پر گامزن کرنا ہے۔کسی نے بھی خود سے بڑھ کر کسی اور کو مصلح' ریفارمر تصور نہیں کرتا۔نتیجتاً ایسی تحریکیں کئی بھولے بھالے

نقل مبارک! بندہ عاشقوں کا مذہب لایا ہے۔

راسخ العقیدہ مہدویوں کو بھی اصلاح احوال کے دلکش اور دلفریب نعروں کی جاذبیت کے باعث اپنی طرف کھینچ لیتی ہیں اور دین حق کی صحیح راہ سے بہکانے میں کامیاب ہوجاتی ہیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب ہر کوئی ظاہراً دعوت اصلاح دے رہا ہو تو حق و باطل میں امتیاز کا معیار کیا ہوگا۔قرآن کریم نے صحیح ایمان کا ایک معیار رکھا ہے (آمنوا کما آمن الناس) یعنی ایمان لاؤ جیسے ایمان لائے اور لوگ۔صحابہؑ کرام کا ایمان ایک معیار بن چکا ہے جس کا ایمان ان حضرات کی طرح ہو وہ مومن ہے ورنہ نہیں میں زیادہ تفصیل میں جانا نہیں چاہتا۔مہدویوں کے اسلاف کے بارے میں خود مخالفین نے کیا گواہی دی ہے دیکھ لیا جائے سرسری اندازہ کے لئے ابوالکلام آزاد ہی کا حوالہ کافی ہے انہوں نے لکھا ہے ''ان لوگوں کے (یعنی مہدویوں کے) طور وطریق کچھ عجیب عاشقانہ و والہانہ تھے اور ایسے تھے کہ صحابہؑ کرام کے خصائص ایمانی کی یاد تازہ کرتے تھے'' اس کے علاوہ سینکڑوں حوالہ جات دیئے جاسکتے ہیں۔ہندوستان کے ہر انصاف پسند مورخ نے حضرت مہدی موعود علیہ اسلام سے آج تک مہدویوں کے متعلق بڑا اچھا حسنِ ظن رکھا ہے۔ یہاں طوالت مقصود نہیں ہے۔زیر نظر کتاب'' سیرت حضرت بندگی میراں شاہ یعقوب حسن ولایتؓ جس کے مولف برادرم سید عبدالقادر مجاہد میاں صاحب ہیں جو فرزند حضرت سید نصرتؒ اور نبیرۂ سلطان الواعظین حضرت مولانا سید عیسیٰ حاجی میاں صاحبؒ قبلہ نور اللہ مرقدہ ہیں۔ یہ مسمی مذکور کی تیسری تالیف اور سیرت کی دوسری ہے۔اس سے پہلے موصوف نے حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کی سیرت بہت ہی اچھے انداز میں تحریر فرمائی تھی۔وقت کی کمی کے باعث میں کتاب پر سرسری انداز میں نظر ڈالا ہوں۔ انہوں نے بہت ہی اچھی کوشش کی ہے۔جو یقیناً ناضرین کی معلومات میں اضافہ کا باعث ہو

نقل مبارک! بندہ بلاواسطہ ہر روز اللہ تعالیٰ سے (تازہ) علم پاتا ہے۔

گا۔ دراصل یہی سیرتیں ہمارے ایمان کو تازہ کرنے میں معاون ہیں۔ آیت مذکورہ کی روشنی میں ہم اپنے اسلاف کی مقدس سیرتوں کو اپنانا ہی معیارِ ایمان ہے۔

میں پوچھنا چاہتا ہوں کیا یہ حقیقت نہیں کہ اللہ کے دین کی دعوت اور تبلیغ کے بہانے اُمت مسلمہ کو اپنے ایک مرکز سے جدا کرنے کی سعیٔ ناپاک کی جارہی ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ آج بزرگانِ دین سے نفرت رکھنے کی تلقین کی جارہی ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ان تمام ناپاک عزائم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے امت مسلمہ پر شرک اور بدعت کے فتوے لگائے جارہے ہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ فروغِ دین کے حوالے سے محبت رسول ﷺ سے خالی لٹریچر کی ترویج واشاعت کو خدمت دین کا نام دیا جارہا ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں جو عبداللہ بن اُبی (منافق) عبداللہ ابن سبا (یہودی) اور ذوالخویصرہ تمیمی (خارجی) کی معنوی اولاد ہیں جنہیں چاروں طرف شرک ہی شرک نظر آتا ہے۔ یہ وہ ظالم ہیں جن کے دلوں میں حضور نبی کریم ﷺ کی محبت کے نام ونشان تک نہیں اور نہ حضور ﷺ کی امت کا درد ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نور ہدایت سے محروم اور سرچشمہ ہدایت ونجات قرآن وحدیث کے صحیح فہم سے عاری اور بیگانہ ہوتے ہیں۔ یہ غیر مقلدین ہیں ان کے چہروں سے صالحیت کا نور ختم ہوجاتا ہے۔ ان کے کتنے بڑے عبادت گذار علامہ اور شرعی وضع قطع کے پابند اشخاص کو دیکھ لیجئے مسکینی اور رجوع الی اللہ کے آثار دور دور تک نہیں ملیں گے۔ بلکہ اس کے برعکس بغض وقساوت اور کبر وعداوت کے آثار ان کے چہروں کے نقوش پر نمایاں نظر آئیں گے۔ مومن کے منجملہ دیگر صفات کے ایک صفت یہ بھی وارد ہوئی کہ (المومن بر کریم) مومن نیکوکار اور کریم النفس ہوتا ہے۔ اس کے برعکس فاسق کے بارے میں حدیث نبوی

نقل مبارک! جو چیز چاہو خدا سے مانگو۔

ﷺ کے الفاظ ہیں (الفاسق خب لئیم) یعنی فاسق شاطر و چالاک اور کمینہ ہوتا ہے۔اس حدیث کی روشنی میں اگر غیر مقلدین پر نظر کی جائے تو وہ اس مومنانہ پہچان سے عاری ہی ملیں گے۔

غیر مقلدین ضلالت و گمراہی کی وادیوں میں بھٹک رہے ہوتے ہیں۔اور منزل ہدایت ان سے بہت دور اور نظروں سے اوجھل ہوتی ہے اس لئے وہ اپنے ذہنی انتشار اور پراگندہ مزاجی کے سبب اسلاف، صالحین و بزرگانِ دین کے خلاف بکواس کرتے رہتے ہیں۔

بزرگان دین اور سلف صالحین کا راستہ اور طریقہ نہ صرف (صراط الذین انعمت علیھم) کا مصداق ہے بلکہ ان حضرات کی پیروی وہ بابرکت قلعہ ہے جس کے اندر رہنے والا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نئے نئے فتنوں سے محفوظ اور مامون رہتا ہے اور جب کوئی شخص ان حفاظتی حدود کو پھلانگ جاتا ہے تو نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کس گڑھے میں جا گرے گا۔زیر نظر کتاب بھی حضرت امامنا مہدی موعود علیہ السلام کے پوترے کی سیرت مبارکہ پر بہت ہی تحقیقی انداز میں لکھی گئی ہے۔انہی بزرگوں کی سیرت پر عمل کرنا ہی راہ نجات ہے۔آخر میں مولف سید عبدالقادر صاحب کی کوشش کو سراہنا چاہتا ہوں اور ایسی ہی سیرتیں قوم کی بہتری کے لئے سود مند ہیں۔

فقیر سید دلاور مخصوصی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبّ ملت فقیر مقصود علی خاں

پیش لفظ

تمام تعریفیں رب العالمین کے لئے ہی سزاوار ہیں جو اس کائنات کا خالق و مالک ہے۔ ہزاروں درود وسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کے تابع تام خلیفۃ اللہ حضرت سید محمد جونپوری مہدی موعود علیہ السلام پر۔ رسول اللہ، کتاب اللہ، خلیفۃ اللہ اور خلفاء کے بعد جس سے ہم ہدایت پاسکتے ہیں وہ بزرگانِ دین کی سیرت ہے۔ یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ بزرگان دین کی سیرت میں جہاں خوفِ خدا دکھائی دیتا ہے وہیں خدا سے ان کی والہانہ محبت بھی دکھائی دیتی ہے۔ یہ خوف اور محبت ہی سیرت کو سنوارتی ہے۔ عبادات دو طرح سے انجام دی جاتی ہے ایک خوف خدا یا پھر محبت سے۔ قوم مہدویہ قرآن شریف کی روشنی میں وہ قوم ہے جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے۔ مہدوی جو عبادت وریاضت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں کرتا ہے۔ ہر کام میں للّٰہیت کا جذبہ رہتا ہے۔ نام ونمود سے کوسوں دور رہتا ہے۔ اسی نظریہ اور اصولوں پر چلنے والے مہدویہ بزرگانِ دین میں ایک معزز ہستی حضرت بندگی میراں شاہ یعقوب حسن ولایتؒ کی ہے۔ قوم کے یہ وہ بزرگ ہیں جن کے تمام فرزندان تبلیغ دین کے لئے اپنی ساری عمر وقف کرچکے ہیں۔ جن کا فیض آج بھی جہاں جہاں مہدوی ہیں دکھائی دیتا ہے۔ زیر نظر کتاب حضرت بندگی میراں شاہ یعقوب حسن ولایتؒ کی سیرت مبارکہ پر ہے۔ قوم کے نوجوان قلم کار جناب سید عبدالقادر مجاہد کی مجاہدانہ کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ یہ فرزند ہیں حضرت سید نصرت صاحبؒ اور

نقل مبارک! اپنی ذات کو اللہ کے حوالے کردو۔

نبیرہ ہیں سلطان الواعظین حضرت مولانا سید عیسیٰ عرف حاجی میاں صاحبؒ کے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ موصوف قلم کے ذریعہ قومی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ اور پابندی سے سید عبدالقادر مجاہد صاحب نورولایت میں مضامین تحریر کررہے ہیں۔ جس سے قوم استفادہ کررہی ہے۔

سیرت حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ پر یہ پہلی جامع کتاب ہے جو عام فہم انداز میں بڑی سادگی کے ساتھ سیرت کے تقریباً تمام واقعات کو اس میں پیش کیا گیا ہے جو یقیناً قارئین کی معلومات میں اضافہ کا باعث ہوگی۔ اس کتاب کی افادیت میں مزید اضافہ ہوگا اگر اس کا ترجمہ انگریزی اور ہندی میں شائع ہوجائے۔ ایسی کتابیں نوجوان نسل کی معلومات میں اضافہ کا باعث ہوتی ہیں۔ بزرگان دین سے عقیدت کو پروان چڑھاتی ہیں، عقیدہ کو استحکام عطا کرتی ہیں۔

آخر میں برادرم جناب سید عبدالقادر مجاہد صاحب کے تمام شائع شدہ تخلیقات پر مبارک باد پیش کرتے ہوئے امید رکھتا ہوں کہ وہ اسی طرح دوسرے بزرگانِ دین کی سیرت پر اپنی تخلیقات پیش فرمائیں گے۔

فقیر مقصود علی خاں

۹/مئی ۲۰۱۳ء

نقل مبارک! لوگ خدا کو دیکھتے ہیں مگر پہچانتے نہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وحید اشرف

تاثرات

خصوصاً ایسی تحریریں جو بزرگانِ دین کے حالاتِ زندگی پر لکھی جاتی ہیں وہ حال میں موضوعِ مباحث اور مستقبل میں تنازعات کے دائرہ میں آجاتی ہیں۔اس کی وجہ ان تحریروں میں مصنف کی اپنی ذاتی رائے، قیاس، عقیدہ میں شدت اور کچھ حد تک عصبی محبت دوسروں کے لئے قابلِ قبول نہیں ہوتی۔تنازعات کی یہی وجہ باعثِ مباحث بن جاتی ہے، کیونکہ ایک گروہ کے سامنے دوسرے گروہ کا موجود ہونا بھی ضروری ہے۔یہ بات عالمِ اسلام کے تمام طبقات میں مشترک ہے۔تسلیم ورضا اور رد و رجاء کے ٹکراؤ کے نتیجہ میں مذاہب کئی طبقوں میں بٹ گئے۔یہ غنیمت ہے کہ ان دو نظریات میں رضا کے ساتھ رَجاء (امید داشتن، امید کا قیام) کا موجود ہونا دو طبقات کو ٹکراؤ سے بچاتا ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا کرم ہے کہ اس نے انسانی فکر کو ہمیشہ مثبت اور تعمیری سمت میں رکھا ہے ورنہ آج انسان دنیا میں بہت کم ہوتے اور جانور بہت زیادہ۔

سیرتِ حضرت شاہِ یعقوبؒ کے پڑھنے کے بعد ہمارا مطمعٔ خیال سمجھ میں آجائے گا۔پھر بھی یہ وضاحت ضروری ہے کہ ''حضرت شاہِ یعقوبؒ کا حضرت بندگی میاں ملک الہٰداد خلیفۂ گروہؓ کے دائرے سے جانے اور حضر بندگی میاں شاہ نعمتؓ کے دائرے میں آنے کے واقعہ کو ہر مخالف گروہ موافق گروہ کے حقائق کو رد کرتا گیا۔افسوس اس بات کا ہے کہ یہ سلسلہ بیسویں صدی کے آخر میں بعض قلم کاروں کی شدّت پسندی اور جذبۂ عصبیت میں غلو کے باعث انتہاء

نقل مبارک! خدا کو سر کی آنکھوں سے دیکھنا ہے' دیکھنا چاہیئے ۔

کو پہنچ چکا تھا۔گزری ہوئی ایک صدی کی بہ نسبت آج کا دور علمی وعقائدی سمجھ بوجھ اور تسلیم و رضاءاور رد و رجاء کے درمیان کا راستہ تلاش کرنے میں نئے لکھنے والوں کو مدد فراہم کر رہا ہے اور علم کی افزودگی و نمو، نے بھی اثبات وحقائق (صحیح ماننے اور حق جاننے) کی طرف مائل کر رہی ہے اور معاون ہے۔

برادر سید عبدالقادر مجاہد جو قوم کے معروف ارشادی گھرانوں کے سپوت ہیں یعنی سلطان الواعظین حضرت سید عیسیٰ حاجی میاں صاحبؒ کے پوترے حضرت سید نصرت صاحبؒ کے فرزند اور حضرت سید محمود میاں صاحب سکندر آبادیؒ کے نواسے ہیں۔موصوف نے ایسی قدیم تحریروں کی تشریح بڑے اچھے انداز میں کر رہے ہیں۔میری ان حضرات سے بھی گزارش ہے کہ وہ اپنی تحریروں اور خصوصاً تقریروں میں کسی ایک خیال کی ترجمانی کرنے سے گریز کرتے ہوئے میانہ روی کو اختیار کریں اور اپنے موضوع پر اپنی گرفت کو کمزور ہونے نہ دیں۔

وحید اشرف۔

نقل مبارک! مومن اُن کو کہتے ہیں جو خدا کو دیکھنے والا ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض حال

تمام تعریف سزاوار اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو واحد ہے جس کی کوئی نظیر نہیں اور خالق کائنات ہے اور انس وجنِ کی ہدایت پر قادر ہے۔ درود وسلام خاتمین علیہما السلام اور سیدینؓ پر اور دونوں کے اصحابؓ پر۔ قیامت کے روز انسان کی نجات کا انحصار دو باتوں پر ہوگا۔ ایک ایمان دوسرا عمل صالح۔ ایمان سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان لانا' انبیاء ورسل پر ایمان لانا' فرشتوں اور اللہ کی بھیجی ہوئی کتابوں پر ایمان لانا' تقدیر پر ایمان لانا' محمد ﷺ کو خاتم النبین اور مہدی موعود علیہ السلام کو خاتم الاولیاء ماننا اور ان کی تصدیق کرنا وغیرہ۔ اور عمل صالح سے مراد اللہ تعالیٰ' رسول اللہ ﷺ اور مہدی موعود علیہ السلام نے جن باتوں کا حکم دیا اس پر عمل کرنا اور جن باتوں کو منع فرمایا ان سے رک جانا۔ صد فیصد فرائض' واجبات' سنتوں' مستحبات اور مسنون چیزوں پر عمل کرنا' حرام اور مکروہ چیزوں سے بچنا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ مجھے پھر ایک بار میرے جدِ امجد حضرت سیدنا شاہ یعقوب حسن ولایتؓ کی سیرت کے چند پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا بے حساب شکر ادا کرتا ہوں۔

قوم مہدویہ میں بہت سارے بزرگانِ دین کی سیرت کی کتابیں موجود ہیں مگر حضرت شاہ یعقوب

نقل مبارک! جواشخاص ہمارے ہیں نابینا نہیں مرینگے۔

حسن ولایتؒ جو مبشر مہدی موعودؑ اور نبیرہ ہیں‘ ان کی سیرت کی کوئی کتاب موجود نہیں ۔ ہماری پرانی کتابوں میں حضرت کا ذکر موجود ہے۔اور بعض بزرگوں نے حضرت پر مضامین لکھے ہیں ۔ان ہی قومی کتابوں اور مضمونوں کو جمع کر کے اس ناچیز نے حضرت شاہ یعقوبؒ کی سیرت مبارکہ لکھنے کی کوشش کی ہے۔اگراس میں کمی یا کوتاہی ہوتو معافی کا طلب گار ہوں۔اس کا ایک نسخہ امیر المرشدین‘ سراج ملت حضرت سید عطن شہاب مہدوی صاحب کو دکھایا تھا۔حضرت نے مطالعہ کرنے کے بعد اسے پسند فرمایا اور ہمت افزائی کی جن کا میں بے حد مشکور ہوں ۔اور میں اُن کا بھی بے حد مشکور ہوں جو اس کتاب کی اشاعت کیلئے تعاون فرمایا ہے۔آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ ہماری اس کوشش کو شرف قبولیت بخشے اور تمام مہدویوں کو خاتمینؑ اور سیدینؓ کے صدقے سے دیدار خدا کے ساتھ خاتمہ بالخیر کرے۔آمین

احقر

سید عبدالقادر مجاہد

نقل مبارک! ذکر خفی ایمان ہے۔

در شانِ
حضرت بندگی میراں سید یعقوب حسن ولایتؒ

رشک جنت ہے شہِ یعقوبؒ کی آرامگاہ ہٹ نہیں سکتی ادھر سے حور و غلماں کی نگاہ
اس دیارِ قدس کی ہے راہ، رشکِ کہکشاں ذرہ ذرہ اس زمیں کا روکش صد مہر وماہ
مخبرِ صادق نے دی تھی نامِ نامی کی خبر ہیں مبشر مہدی موعودؑ کے بے اشتباہ
جدّ امجد مہدی دیںؑ ثانی مہدیؒ پدر ہیں جواہر کیسے کیسے زینتِ طرفِ کلاہ
سبطِ مہدیٔ ہدیٰ ہیں اور ولایت کے حسن آپ کے صبر ورضا کا آپ کا اسوہ گواہ
قرب کی جس منزلِ ارفع پہ فائز شاہ تھے دخل بھی امرِ مشیت میں وہاں تھا اک گناہ
مسکرائے اور بے کرا نوشِ جاں فرمالیا لائے جامِ زہر شہ کے سامنے جب رو سیاہ
آسماں کہتا رہا یلیتنی کنتب تراب ہو رہے تھے جب سپردِ لحد شاہِ دیں پناہ
دی بشارت تاجِ سر ہے ثانی مہدیؒ کی آل مہدی دیںؑ نے بتایا سب کو اُن کا عز وجاہ
اپنے فرزندوں کو بھیجا خاتمِ مرشد کے پاس ان بزرگوں کے تھے کیسے مخلصانہ رسم وراہ
نورؔ وہ بھیلوٹ سے ہوتی ہوئی جاتی ہے دیکھ
دولت آباد سے دکن تا فرہ اک شاہراہ

سید نور محمد صاحب اکیلوی

نقل مبارک! جہاں کہیں رہو اللہ کی یاد میں رہو۔

وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍo سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِo (سورہ رعد آیت ۲۳،۲۴)

ترجمہ: اور جو لائق ہوں ان کے باپ دادا اور بیبیوں اور اولاد میں اور فرشتے ہر دروازے سے ان پر یہ کہتے آئیں گے۔ سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔

شہزادۂ خاتم ولایت محمدی حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؓ کا نسبِ مبارک:

حضرت علیؓ بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ بن حضرت امام حسینؓ (نواسے رحمۃ اللعالمین تاجدارِ مدینہ، شہنشاہ کونین، امام الانبیاء، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ) بن حضرت امام زین العابدینؓ بن حضرت امام باقرؓ بن حضرت امام جعفر صادقؒ بن حضرت امام موسیٰ کاظمؒ بن حضرت سید نعمت اللہؒ بن حضرت سید اسماعیلؒ بن حضرت سید جلالؒ بن حضرت سید یحیٰؒ بن حضرت سید یوسفؒ بن حضرت سید عبداللہؒ بن حضرت سید نجم الدینؒ بن حضرت سید قاسمؒ بن حضرت سید موسیٰؒ بن حضرت سید خضرؒ بن حضرت سید عثمانؒ بن حضرت سید عبداللہؒ بن امام الکائنات، خاتم الاولیاء حضرت سید محمد مہدی موعود علیہ السلام بن صدیق اکبر، اول میراں، جانشین خاتم ولایتِ محمدی حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ بن شہزادۂ خاتم ولایت محمدی حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؓ بارہ بنی اسرائیل۔

حضرت سیدنا شاہ یعقوب حسن ولایتؓ کی ولادت باسعادت:

شمس ولایت، خلیفۃ الرحمٰن، شہنشاہ ولایت، ہادی کون ومکان، محمد المقلب، نورِ نور اللہ، امام الہدیٰ، محبوب اللہ، معشوق اللہ، حجۃ اللہ، امام العارفین، نظیرِ خاتم رسالت، اسد العلماء، سید الاولیاء، ناصر الدین، امام العالمین، معصوم عن الخطا، ابو القاسم حضرت سید محمد جونپوری مہدی موعود آخر الزماں علیہ والسلام کے چہیتے نبیرہ ہجانشین خاتم ولایتِ محمدیہ، افضل الخلفاء، اول میراں، رئیس الشہداء، سید السادات،

نقل مبارک! جو چیز ذکر خدا میں رکاوٹ ہے وہ منع ہے۔

امیر المصدقین، مخبر حق، مقبول معبود، منبع البرکات، امام الخلفاء، صدیق اکبر حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کے فرزند سرچشمۂ رشد وہدایت، دیداۂ انوار ولایت، مبشر ہادئ دین، مصدر علم ویقین، نور چشم خاتمین، شجر المرشدین، امیر میراں، شہزادۂ خاتم ولایت محمدیؐ، سبط مہدیؑ، حضرت شاہ یعقوب حسنِ ولایت بارہ بنی اسرائیلؓ ۹۱۳ھ میں بھیلوٹ شریف کے دائرہ میں تولد ہوئے۔(معارج الولایت ۳۶۷)

میراں سید یعقوبؓ کو اپنے والد اور دادا سے خصائص وفضائل وراثت میں ملے تھے۔ حضرت شاہ یعقوبؓ حضرت مہدی موعودؑ اور حضرت ثانی مہدیؓ کے حسن وشمائل، خرقِ عادات کا مظہر تھے۔کئی لوگوں کو ساری زندگی عبادات وریاضات میں گذارنے کے باوجود فیضِ الٰہی اور سکون وتشفی میسر نہیں ہوتی جیسا کہ حضرت شاہ یعقوبؓ کو ایک نظر دیکھنے میں ہوتی ہے۔ بفرمانِ امامنا حضرت مہدی موعودؑ حضرت ثانی مہدیؓ کی ایک نظر ہزار سالہ مقبولہ عبادت سے بہتر ہے۔اب آپ ہی سوچئے حضرت شاہ یعقوبؓ پر حضرت ثانی مہدیؓ کی روزانہ کتنی بار نظر پڑی ہوگی۔جس کی وجہ سے آپؓ میں وہ تاثیر پیدا ہوگئی تھی کہ جو بھی آپؓ کو دیکھتا دنیا کے سارے رنج والم بھول کر آپؓ کے دیدار میں مشغول ہوجاتا۔حضرت شاہ یعقوبؓ کا بچپن کیسی عظیم ہستی کے زیر سایہ گذرا۔آپؓ کیسے ہدایت یافتہ گھرانہ کے چشم وچراغ تھے جس کو اللہ تعالیٰ نے خاتم ولایت محمدیؐ کا درجہ عطا فرمایا تھا۔حضرت شاہ یعقوبؓ ایک دو سال نہیں بلکہ پورے آٹھ سال اپنے شفیق والد محترم کی توجہ قلب ونظر کی ضیاء پاشیوں کے محیط تھے۔گویا آٹھ سال کی عمر عام طور پر کسی خاص قسم کی تعلیم وتربیت کے لئے نہیں ہوتی مگر حضرت شاہ یعقوبؓ کوئی عام شخصیت نہیں تھے بلکہ وہ تو نبیرۂ خاتم ولایت محمدیؐ حضرت مہدی موعودؑ کے شہزادۂ تھے۔ بھلا اُن کے لئے آٹھ سال تو دور آٹھ لمحے بھی اپنے والد حضرت ثانی مہدیؓ سے اکتساب فیض وفیضان ذکر خفی کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے کافی تھے۔ یہ وہ مبشر مہدیؑ تھے جو اپنی ولادت وشیر خوارگی کا وقت ہی نہیں بلکہ روزِ

نقل مبارک! اللہ کا ذکر کرو تا کہ خدا کا دیدار حاصل ہو جائے۔

یثاق تک بھی نہ بھولتے ہوں گے اور جن کی نگاہوں کے لئے کسی قسم کا پردہ، پردہ نہ ہوگا۔ آپؒ جب بھی چاہتے فرش سے عرش تک کوئی بھی چیز آپؒ سے پوشیدہ نہیں رہتی ہوگی۔ حضرت شاہ یعقوبؒ کے مراتب ومناقب بیان کروں تو یہ رسالہ کافی ضخیم ہو جائے گا۔ حضرت شاہ یعقوبؒ کا مقام ومرتبہ وہی جان سکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے دین کی تھوڑی سی سمجھ عطا فرمائی ہو۔ جس طرح پیدائشی اندھے کو روشنی کی اہمیت وافادیت کا علم نہیں ہوتا اُسی طرح بے دین جاہلوں کو حضرت شاہ یعقوبؒ کے مقام ومرتبہ کا علم نہیں ہوسکتا۔ میرے یا کسی اور کے کسی کو بھی مناقب ومراتب دینے یا نہ دینے سے کچھ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ جس کو جو مقام ومرتبہ عطا فرماتا ہے وہی حق ہے۔ اسی طرح حضرت شاہ یعقوبؒ کا جو بھی مقام ومرتبہ ہے وہ اللہ اور اللہ کے مقرب بندے ہی جانتے ہیں۔

حضرت شاہ یعقوبؒ کا مبشر مہدی موعودؑ ہونا:

حضرت مہدی موعود علیہ السلام جب فرہ مبارک میں مقیم تھے آپؑ کے فرزند حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کی حرمِ محترم بی بی کد بانوؓ کو حضرت میراں سید عبدالحیؓ تولد ہوئے۔ اس کی خبر بی بی بونجیؓ نے مہدی موعودؑ کو دی تو حضرتؑ نے نومولود کے کان میں اَذاں اور اقامت دی اور کہا اس نومولود کا نام سید عبدالحیؓ یا سید یعقوبؒ رکھیے۔ جیسے ہی یہ بات حضرت صدیق اکبر سید محمود ثانی مہدیؓ نے سنی آپؓ نے اپنی یادداشت میں یہ فرمان مہدیؑ محفوظ کر لی اور دل ہی دل میں خیال کیا کہ حضور مہدی موعودؑ نے سید یعقوبؒ کا نام جو زبان مبارک سے ادا کیا ہے وہ آئندہ ہونے والے فرزند سے متعلق بشارت ہوگی۔ آپؓ ابھی اسی خیال میں تھے کہ امامنا مہدی موعودؑ نے ان کے اس مافی الضمیر سے آگاہ ہو کر فرمایا ہاں ہاں یہ دوسرے فرزند کی بشارت ہے اور یہ دونوں فرزند ''زہرہ ومشتری'' کے مانند ہیں۔

حضرت شاہ یعقوبؒ کے مبشر مہدیؑ ہونے کی دوسری روایت یہ ہے کہ حضرت مہدی موعودؑ

نقل مبارک! خدا کو کہانیوں سے نہ پاسکو گے (بلکہ) صرف ذکر خدا سے پاؤ گے۔

کے پردہ فرمانے کے بعد حضرت ثانی مہدیؓ کی حرمِ محترم بی بی کد بانوؓ کو جب دوسرے فرزند تولد ہوئے اُس وقت بی بی کد بانوؓ نے خواب میں دیکھا کہ ایک نہر میں تین بچے کھیل رہے ہیں جن میں سے دو بچے تو نہر میں کھیلتے اور تیرتے ہوئے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پہنچ گئے اور ایک بچہ نہر میں غرق ہوگیا ہے۔ بی بی کد بانوؓ نے دیکھا کہ حضرت مہدی موعودؑ کی ذات اقدس جلوہ افروز ہے اور فرمارہے ہیں کہ یہ تینوں بچے تمہارے ہیں، جو بچہ غرق ہوگیا ہے، یہ وہ ہے جو تم کو فی الوقت پیدا ہوا ہے۔ اس کا نام میرے بڑے بھائی احمد کے نام پر رکھو اور جو دو بچے نہر کے پار ہو گئے ہیں ان میں ایک سید عبدالحیٔؒ ہیں جو تم کو کچھ عرصہ پہلے تولد ہوچکے ہیں اور دوسرے فرزند ہونے والے ہیں جس کا نام سید یعقوبؒ ہوگا۔ اس معاملے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شاہ یعقوبؒ کو مبشر مہدی موعود ہونے کا شرف حاصل ہے۔ (تذکرۃ الصالحین ۱۹۶)

حضرت مہدی موعودؑ کا اولاد ثانی مہدیؓ کو بشارتیں دینا:

نقل : حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا سورہ رعد کی آیت ۲۳ حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ اور ان کی اولاد کے بارے میں ہے۔ (نقلیات میاں سید عالم ۸۴) وہ آیت ہے۔

وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝ (سورہ رعد آیت ۲۳)

ترجمہ: اور جو لائق ہوں ان کے باپ دادا اور بیبیوں اور اولاد میں اور فرشتے ہر دروازے سے ان پر یہ کہتے آئیں گے۔ سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔

نقل : حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا سید محمودؓ کی اولاد ہمارے سر کا تاج ہے۔ (معارج الولایت ۳۶۷ خاتم سلیمانی ۱۱۳)

نقل مبارک! باعمل مقبول بے عمل مردود۔

نقل : حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ازل سے ہی بی بی الہداتیؓ کی اولاد کے سات پشت کو بخشا ہے۔(جامع الاصول ۱۳, پنج فضائل ۸)

بی بی الہدیتیؓ کی اولاد میں سے ایک ہیں حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ ان کی اولاد میں دو فرزند اور ایک دختر ہے۔ میں صرف ایک فرزند کی سات پشتوں کے نام کی فہرست تحریر کر رہا ہوں ۔

(۱) حضرت بندگی میراں شاہ یعقوب حسن ولایت بارہ بنی اسرائیلؓ (دولت آباد)

(۲) حضرت بندگی میراں سید خوندمیر بارہ بنی اسرائیلؓ (دولت آباد)

(۳)ؓ حضرت بندگی میراں شاہ نصرت مخصوص الزماںؒ (لال گڑھی)

(۴) حضرت بندگی میراں سید خوندمیر خانجی میاںؒ (لال گڑھی)

(۵) حضرت بندگی میراں سید یوسف میراں صاحب میاںؒ (لال گڑھی)

(۶) حضرت بندگی میراں سید مبارک خزادے میاںؒ (لال گڑھی)

(۷) حضرت بندگی میراں سید خدابخش سید صاحب میاںؒ (لال گڑھی)

نقل: حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا حضرت سید محمودؓ کے دو فرزند ایسے ہیں جیسے آسمان پر ''زہرہ ومشتری'' ہیں۔ جس طرح دنیا کے مسافر اندھیری رات میں اپنے راستے کو بھول جاتے ہیں اور زہرہ ومشتری کی روشنی میں راستہ پاتے اور اپنی سمت کو پہچان لیتے ہیں اسی طرح تمہارے ان دونوں فرزندوں کے ذریعہ دین کے بھٹکے ہوئے اور گمراہ مسافر ہدایت یافتہ ہوجائیں گے اور اپنی منزل مقصود کو پہنچ جائینگے۔ حضرت مہدی موعودؑ کا فرمان اس حدیث شریف کے مشابہ ہے جو رسول خدا ﷺ نے اپنے صحابہ اکرام کے لئے فرمائی تھی'' میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں تم جس کی بھی اقتداء کرو گے ہدایت یافتہ ہوجاؤ گے''۔(معارج الولایت ۳٦۵ خاتم سلیمانی ۱۱۳)

نقل مبارک! جو شخص بے ادب ُ بے دیانت اور بے شرم ہے ہرگز خدا کونہیں پا ئیگا۔

حضرت شاہ یعقوبؒ کی اولاد کو حضرت ثانی مہدیؓ کا بشارتیں دینا:

حضرت صدیق اکبر سید محمود ثانی مہدیؑ کی عادت تھی کہ صحن میں چار پائی پر لیٹا کرتے تھے۔ مہاجرین میں سے کبھی میاں محمودؒ کبھی میاں سومارؒ اور کبھی میاں بابنؒ حضرت ثانی مہدیؑ کو پنکھا کیا کرتے تھے۔ حضرت کو استغراق مع اللہ کی اس قدر حدّت تھی کہ پنکھا پانی میں تر کر کے حضرت ثانی مہدیؑ پر ہلایا جاتا تھا اور پانی کے قطرات حضرت ثانی مہدیؑ کے جسم اطہر پر پڑتے ہی جذب ہوجاتے تھے۔ اسی طرح حضرت ثانی مہدیؑ ایک روز چار پائی پر لیٹے ہوئے تھے اور آپؑ کے دونوں فرزند حضرت بندگی میراں سید عبدالحئیٔ روشن منورؒ اور حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ جن کی عمر شریف اس وقت آٹھ اور پانچ سال کی تھی، چار پائی کے نیچے کھیل رہے تھے۔ کھیلتے کھیلتے حضرت سید عبدالحئیٔ روشن منورؒ نے اپنے چھوٹے بھائی حضرت شاہ یعقوبؒ کو گدگدیاں کرنے لگے اور پیٹ میں اپنی انگلیاں چبھانے لگے یہ دیکھ کر حضرت ثانی مہدیؑ نے فرمایا میاں روشن منورؒ اگر چہ تم مبشر مہدی موعودؑ ہو لیکن یاد رکھو میانجی بھائی یعنی حضرت شاہ یعقوبؒ بھی مبشر مہدی موعودؑ ہیں ان کی ولادت کی بھی حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے بشارت دی ہے۔ اس لئے ان کے ساتھ ایسی بے ادبی نہ کرو ان کی برگزیدگی کا تم اس بات سے اندازہ کرلو کہ ان کے پیٹ سے اللہ تعالیٰ بندہ کے مقام کے فرزند عطا فرمائے گا۔ حضرت شاہ یعقوبؒ کی عرفیت میانجی بھائی ہے۔ حضرت ثانی مہدیؑ نہایت شفقت وکرم سے حضرت شاہ یعقوبؒ کو میانجی بھائی فرماتے تھے۔ (خاتم سلیمانی ۱۳۱)

حضرت شاہ یعقوبؒ کا اپنے والد حضرت سید محمود ثانی مہدیؑ سے مرید ہونا:

حضرت سید محمود ثانی مہدیؑ جب ظالموں کی قید سے رہا ہوئے بادشاہ مظفر بے ظفر کے آدمیوں نے خفت وندامت کے ساتھ حضرت صدیق اکبرؑ کو دائرہ میں واپس لاکر چھوڑا تو اسی وقت حضرت ثانی مہدیؑ کی حیات شریف صرف ڈھائی مہینہ ہی باقی رہی۔ اسی اثناء میں حضرت ثانی مہدیؑ کے بڑے

نقل مبارک ! خدا کے فقیر خودی کو کھاتے ہیں ۔

فرزند حضرت سید عبدالحیؒ اپنے والد سے تربیت و تلقین ہوئے اس وقت آپ کی عمر گیارہ سال تھی ۔ اُسی وقت حضرت شاہ یعقوبؒ جن کی عمر آٹھ سال تھی حضرت ثانی مہدیؓ کی خدمت میں آ کر تربیت و تلقین کی خواہش ظاہر کی ۔ حضرت ثانی مہدیؓ نے حضرت شاہ یعقوبؒ کو بھی تربیت و تلقین کر کے ذکر خفی کی تعلیم دی ۔ اور فرمایا جب آپؒ سنِ شعور کو پہنچ جاؤ تو کسی بھی مہاجر مہدی موعودؑ سے ذکر تازہ کر لینا ۔ (خاتم سلیمانی ۱۳۰ معارج الولایت ۳۶۷)

حضرت شاہ یعقوبؒ کے سر سے والد کا سایہ اٹھنا:

حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کا ۴/ رمضان المبارک ۹۱۹ھ میں وصال ہو گیا اس وقت حضرت شاہ یعقوبؒ جن کی عمر آٹھ سال تھی اس کم عمری و کم سنی میں والد بزرگوار کا سایہ سر سے اٹھ جانے کے باوجود بھی آپ نے صبر و شکر کا دامن ہاتھ سے جانے نہ دیا ۔ دائرہ میں کوئی سرپرست نہ رہا کیونکہ یہ تو متوکل اور مہاجر تھے اور دائرے کے ایسے حالات ہو گئے تھے کہ وہاں رہنا ممکن نہ تھا ۔ بی بی ملکانؓ نے حضرت ثانی مہدیؓ کی زندگی ہی میں پوچھ لیا تھا کہ آپؓ کے بعد ہم لوگ کہاں جائیں؟ حضرت ثانی مہدیؓ نے فرمایا تھا میرے بعد میرے دائرے کے تمام لوگ حضرت شاہ نظامؓ کے دائرہ میں چلے جائیں ۔ چنانچہ حضرت ثانی مہدیؓ کے پردہ فرمانے کے بعد حضرت شاہ یعقوبؒ اور آپؒ کے دائرہ کے تمام لوگ حضرت شاہ نظامؓ کے دائرہ میں چلے گئے ۔ (معارج الولایت ۳۶۴)

حضرت شاہ یعقوبؒ کا بچپن حضرت شاہ نظامؓ کی زیر نگرانی گذرنا:

حضرت ثانی مہدیؓ کے وصال کے بعد حضرتؓ کی وصیت کے مطابق حضرت شاہ نظامؓ نے حضرت شاہ یعقوبؒ اور آپؒ کے دائرے کے تمام فقراء وغیرہ کو اپنے دائرے میں لے گئے ۔ اور اُن سب کی خوب دیکھ بھال فرمائی ۔ اور ہر ممکن خدمت بجا لائی ۔ حضرت شاہ یعقوبؒ نے بچپن ہی سے

نقل مبارک! جو عمل نظر میں آئے وہ مردود ہے۔

حضرت شاہ نظامؒ کی خدمت میں رہ کر آپؒ سے بہت کچھ سیکھا۔ کیونکہ بچپن میں جو کچھ سکھایا جاتا وہ تمام عمر یاد رہتا ہے۔ حضرت شاہ یعقوبؒ نے حضرت شاہ نظامؒ سے وہ سب کچھ حاصل کیا جو حضرت شاہ نظامؒ نے مہدی موعودؑ سے سیکھا تھا۔ حضرت شاہ یعقوبؒ میں بچپن ہی سے بے انتہا صبر وشکر کا مادہ تھا۔ آپؒ کسی کے بھی غلط رویہ یا غلط بات کو نظر انداز کر دیتے، درگزر کر دیتے ہر کسی سے مہذبانہ انداز میں خوش اخلاقی سے کلام کرتے تھے کبھی کسی کی دل شکنی نہیں کرتے تھے۔ حضرت شاہ یعقوبؒ اپنے سے بڑوں کی کسی بات کا کبھی بُرا نہیں مانتے اور نہ ہی کسی چھوٹے پر کبھی سختی کرتے تھے۔ آپ کے یہی وہ عادات اور اخلاق اور بے انتہا صبر کا مادہ تھا جس کی وجہ سے آپؒ کو بچپن ہی سے حسن ولایت کے خطاب سے پکارا جاتا تھا۔ (معارج الولایت ۳۶۴)

حضرت میاں بھائی مبارک مہاجرؒ کا حضرت شاہ یعقوبؒ سے معذرت طلب کرنا:

یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ حضرت شاہ یعقوبؒ کے مناقب ومراتب اتنے زیادہ ہیں کہ ایک طرف خود اللہ تعالیٰ حضرتؒ کو اپنے پیارے نبی حضرت یعقوب علیہ السلام کا ہم مقام ٹھہرا رہا ہے دوسری طرف رسول خدا ﷺ کے پیارے نواسے کے نام کا لقب مبارک عطا ہو رہا ہے۔ حضرت امام حسنؓ نبوت کے حسن تھے اور حضرت شاہ یعقوبؒ ولایت کے حسنؓ ہیں۔ کیونکہ دونوں کی شہادت زہر کی وجہ سے ہی ہوئی تھی، اور دونوں بہت زیادہ صابر اور شاکر تھے اور دونوں نے اپنے قاتل کو معاف کر دیا تھا ۔ بہت سی مماثلت دونوں بزرگوں میں اور بھی ہے مگر یہاں پر اسکی تفصیل ضروری نہیں ہے۔

نبی اکرم ﷺ، مہدی موعود علیہ السلام، تمام مرسلین اور انبیاء کے بعد دور خاتم نبوت اور دور

نقل مبارک! مہدی کو قبول کرنا عمل ہے۔

خاتم ولایت کے صحابہ اکرام' تابعین اور تبع تابعین کے فضائل زیادہ ہوتے ہیں مگر یہاں پر مہدی موعودؑ نے جس کے آنے کی خوشخبری دی ہے جس کو دین کے زہرہ ومشتری کہا ہے۔اور فرمان مہدی موعودؑ کے مطابق اولادِ ثانی مہدی۔مہدی موعودؑ کے سر کے تاج ہیں اور فرمان ثانی مہدیؓ کے مطابق حضرت شاہ یعقوبؒ کے فرزند حضرت ثانی مہدیؓ کے مقام کے ہیں۔جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کا ہم مقام قرار دیا ہے جس کو صحابیِ مہدی موعودؑ حضرت میاں مبارک بھائی مہاجرؓ اپنی چھوٹی سی نسیان کے بدلے میں معافی کے طلب گار ہیں ان کے تمام مراتب کا بیان کرنا اس غلامِ شاہ یعقوبؒ کے بس میں نہیں ہے اسی لئے حضرت شاہ یعقوبؒ کی سیرت کا ایک مشہور واقعہ پیش خدمت ہے۔

حضرت میاں مبارک بھائی مہاجرؓ کے معافی طلب کرنے کا اصل واقعہ ایسا ہے کہ ایک روز حضرت میاں بھائی مہاجرؓ کہیں جارہے تھے راستے میں دیکھا کہ حضرت شاہ یعقوبؒ بچوں کی عادت کے مطابق پائے مبارک پر گیلی مٹی ڈال کر گھروندہ بنارہے تھے۔کپڑے مٹی سے بھرے ہوئے تھے اور ہاتھ اور پاؤں مبارک گرد آلود تھے۔جب یہ منظر حضرت میاں بھائی مہاجرؓ نے دیکھا تو آپؓ کا دل بھر آیا اور صرف دل میں اتنا خیال آیا کہ جس بچے کے سر پر والد کا سایہ نہیں ہوتا اس کی یہی حالت ہوتی ہے۔ اب ان کی صحیح طریقہ سے پرورش کون کرے گا؟ان کی تعلیم وتربیت کون کرے گا؟بس انہی خیالوں میں دن بھر افسوس کرتے رہے اور جب رات کو کچھ دیر کے لئے آرام فرمایا تو خواب میں ایک معاملہ دیکھا کہ قیامت برپا ہے' میدان حشر میں ہر شخص حیران وپریشان نظر آرہا ہے ہر کسی کو اپنے حساب کتاب کی فکر ستا رہی ہے اور ہر شخص اپنا اپنا وسیلہ تلاش کررہا ہے۔حضرت میاں بھائی مہاجرؓ بھی اسی پریشانی میں مبتلا تھے مگر آپؓ کو اس بات کا اطمینان تھا کہ آپؓ صحابیِ مہدی موعودؑ ہیں' دل میں بار بار خیال آرہا تھا

نقل مبارک ! حلال طیب کیلئے حساب نہیں ۔

کہیں سے مہدی موعودؑ کا دیدار نصیب ہو جائے تو دل کو تھوڑی سی تسلی ملے ۔ اسی کشمکش میں آپؓ لوگوں سے پوچھنے لگے کہ میراں علیہ السلام کہاں پر جلوہ افروز ہیں ۔ کسی نے کہا حضرت مہدی موعود علیہ السلام کا خیمہ فلاں جگہ پر ہے جب وہاں جانے کی کوشش کی تو آگے بڑھ نہ سکے ۔ خلائق کا اتنا ہجوم تھا کہ تل دھرنے کی جگہ بھی نظر نہیں آ رہی تھی ۔ اسی پریشانی کے عالم میں آپؓ ادھر اُدھر دیکھنے لگے، یکا یک آپؓ کی نظر حضرت شاہ یعقوبؒ پر پڑی آپؓ نے دیکھا کہ اتنے پریشانی کے عالم میں لوگوں کو اپنے حساب کتاب کی پڑی تھی اور حضرت شاہ یعقوبؒ وہاں بھی اُسی طرح اپنے پائے مبارک مٹی میں ڈال کر گھروندہ بنا رہے ہیں ۔ جیسے ہی حضرت شاہ یعقوبؒ کی نظر حضرت میاں بھائی مہاجرؓ پر پڑی آپؒ نے آواز دے کر میاں بھائی مہاجرؓ سے پوچھا اتنے پریشان کیوں ہو، کس چیز کی حاجت ہے ۔ حضرت میاں بھائی مہاجرؓ نے کہا ! خوندکارزادہ آج مجھے کہیں ملجا (پناہ ملنے کی جگہ) نہیں ملتی، کہیں امن کی جگہ نظر نہیں آ رہی ہے؟ میرے سامنے حضرت مہدی موعودؑ کا خیمہ ہے مگر میں وہاں تک پہنچ نہیں پا رہا ہوں ۔ حضرت شاہ یعقوبؒ نے فرمایا ! آپؓ پریشان مت ہو میں آپؓ کی مہدی موعود علیہ السلام سے ملاقات کرواتا ہوں ۔ پھر حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ نے حضرت میاں بھائی مہاجرؓ کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھنے لگے ۔ جیسے جیسے آپؒ آگے بڑھتے ایک منادی آواز لگاتا ہے ایک طرف ہٹ جاؤ شہزادہ خاتم ولایت محمدیؑ، جگر گوشۂ خاتم ولایتؑ، حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ آ رہے ہیں ۔

اسی طرح کی ایک حدیث مبارک بی بی فاطمہ زہرہؓ کے بارے میں بھی آئی ہے جب بی بی فاطمہ زہرہؓ دختر نبی اکرم ﷺ جب میدان حشر میں آئیں گی تو ایک فرشتہ آواز دے گا سر جھکا کر نظریں نیچی کرلو، رسول اکرم ﷺ کی لاڈلی دختر تشریف لا رہی ہیں ۔ اسی طرح بی بی فاطمہؓ کی اولاد کو بھی یہ شرف حاصل ہو گیا جس طرح بی بی فاطمہ زہرہؓ کو اللہ تعالیٰ نے شرف و اعزاز بخشا ہے ۔ الغرض جب

نقل مبارک! حلال طیب وہ ہے کہ یکا یک بے گمان اور بے اختیار پہنچ جائے۔

حضرت شاہ یعقوبؒ حضرت میاں بھائی مہاجرؒ کو لے کر مہدی موعودؑ کی خدمت میں پہنچے دربان نے سر جھکا کر آپؒ دونوں کو سلام کیا۔ حضرت شاہ یعقوبؒ حضرت میاں بھائی مہاجرؒ کو لے کر خیمہ کے اندر تشریف لے گئے۔ حضرت میاں بھائی مہاجرؒ اپنے اعزاز و مرتبہ کے لحاظ سے اپنی جگہ کھڑے ہو گئے اور حضرت شاہ یعقوبؒ اپنے گرد آلود کپڑوں' کیچڑ بھرے ہوئے ہاتھ پاؤں کے ساتھ دوڑتے ہوئے حضرت مہدی موعودؑ کی گود میں بیٹھ گئے۔ جب صبح ہوئی حضرت میاں بھائی مہاجرؒ خواب سے بیدار ہوئے فوراً ہی حضرت شاہ یعقوبؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر نہایت ادب واحترام اور پیار و محبت سے حضرتؒ کے قریب جا کر ان کے قدموں کو بوسہ دیا اور فرمایا! شہزادے بندہ تمہارے بارے میں غلط خیال لایا تھا برائے خدا معاف کر دیجئے۔ آپؒ وہ آقا زادے ہو جس کے اللہ تعالیٰ اور خاتمین محافظ ہیں اور کوئی آپؒ کی کیا نگرانی کرے گا۔ حضرت شاہ یعقوبؒ کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا پھر بھی آپؒ نے حضرت میاں بھائی مہاجرؒ کے اصرار کرنے پر کہا میں نے معاف کیا۔ مہدی موعود علیہ السلام اور اولاد مہدی موعود اور خلفاء مہدی موعود علیہ السلام کو پہچاننے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بصیرت درکار ہوتی ہے ہر کوئی ان حضرات کے مناقب و مراتب کو پہچان نہیں سکتا اور نہ ہی بیان کر سکتا ہے۔ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ جس طرح اولاد کی تربیت اور نگہداشت ایک والد کر سکتا ہے دوسرے اتنا نہیں کر سکتے۔ سچ پوچھئے تو یہ بات کسی حد تک درست بھی ہے۔ مگر یہ بات حضرت شاہ یعقوبؒ کی پرورش کے بارے میں ظہور پذیر نہیں ہو سکتی۔ جس شخصیت کی ولادت منجانب اللہ تعالیٰ محض ہدایت خلق کے لئے ہوئی ہو اور یہ وہ فرزند مہدیؑ ہے جو رسول خدا ﷺ کی طرح بچپن میں ہی یتیم ہو گئے تھے یقیناً یتیمی کے باوجود بھی طریقۂ رشد و ہدایت سے برگشتہ نہیں ہو سکتے تھے۔ کیونکہ اللہ جسے اپنے مقرب بندوں میں شامل کر لے بھلا وہ کیسے رشد و ہدایت کے راستے سے بھٹک سکتا ہے۔ (خاتم سلیمانی ۱۳۲)

نقل مبارک! جو فتوح کا انتظار کرے گا وہ متوکل نہیں۔

جب حضرت میاں بھائی مہاجرؓ صحابی مہدی موعودؑ ہونے کے باوجود بھی قیامت کی ہولنا کیوں اور شور شرابے میں آپؓ کی رسائی مہدی موعودؑ تک محال تھی تو ہم جیسے گناہگاروں کا حال کیا ہوگا یہ سوچ کر ہی جسم میں کپکپی آ جاتی ہے۔ اس لئے تمام قارئین سے ادباً گزارش کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے بتلائے ہوئے راستے پر چل کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اُسی وقت حاصل ہوتی ہے جب ہم رسول خدا ﷺ اور مہدی موعود علیہ السلام کی ہر ہر ارشادات پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ یہاں پر کوشش اس لئے کہہ رہا ہوں کہ صد فیصد عمل تو وہی کرسکتا ہے جو تابع تام ہوا تابع تام تو صرف مہدی موعود علیہ السلام ہیں ہم لوگ تو صرف تابع ہیں۔ مگر وہ بھی زبانی' جب عمل کرنے کا وقت آتا ہے تو ہمیں دنیا اور اس کی آسائشیں اس طرح گھیر لیتی ہیں کہ صحیح طریقے سے فرائض و واجبات تک ادا نہیں کر سکتے۔ اگر واقعی اللہ تعالیٰ کا دیدار دنیا میں ہی کرنا چاہتے ہیں تو خودی کو مٹانا ہوگا جب تک آپ میں انا باقی ہے اللہ کا دیدار نہیں ہوسکتا۔ انا یعنی میں، میں جب ہی دور ہوگا جب آپ مہدی موعود علیہ السلام کے فرمان کے مطابق آٹھ پہر کا ذکر کریں۔ یہ اتنا مشکل عمل بھی نہیں ہے اگر انسان دل میں ٹھان لے تو کیا کچھ نہیں کرسکتا۔ کیا ہمارے بزرگانِ دین اللہ تعالیٰ کا دیدار اسی دنیا میں کئی کئی بار نہیں کئے؟ اگر ہم بھی کوشش کریں تو انشاء اللہ اسی دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔ جس کو اللہ تعالی کا دیدار نصیب ہو گیا سمجھ جائیے اُسے اللہ تعالی کا قرب نصیب ہو گیا اور جسے اللہ تعالی کا قرب نصیب ہو گیا اُسے روزِ محشر کی فکر ہوتی ہے نہ جنت کی نہ دوزخ کی۔

مہدی موعودؑ علیہ والسلام کوئی نیا دین لے کر نہیں آئے ان کے آنے کا مقصد ہی اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو اللہ تعالیٰ کا دیدار کروانا اگر ہم مہدوی ہو کر بھی اس دنیا ہی میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نہ کر سکے تو ہمارے مہدوی ہونے کا کیا فائدہ۔ اسی لئے آپ سب سے گزارش ہے دنیا کے عیش و آرام کو ترک

نقل مبارک! جس کا بھروسہ روٹی پر ہے وہ متوکل نہیں۔

کرکے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق رسول خدا ﷺ کی کامل پیروی کرتے ہوئے مہدی موعود علیہ السلام کے نقلیات پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔انشاءاللہ ہمیں بھی خاتمینؓ اور سیدینؓ کے صدقے سے دنیا میں ہی اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔

حضرت شاہ یعقوبؒ کا حضرت شاہ نعمتؓ سے تلقین ہونا:

حضرت شاہ یعقوبؒ جب سن بلوغ کو پہنچے تو آپؒ نے اپنے والد حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کی وصیت کے مطابق تربیت وتلقین وذکر خفی کی تعلیم تازہ کرنے کے لئے حضرت شاہ نعمتؓ کی خدمت میں پہنچے اور عرض کیا خوندکار مجھے تلقین فرمائیں۔حضرت شاہ نعمتؓ نے فرمایا! خزادے حضرت ثانی مہدیؓ نے تم کو مرید کیا ہے، تلقین فرمائی ہے اور اپنے انفاسِ قدسیہ سے تم کو ذکر خفی کی تعلیم دی ہے۔ میری مجال نہیں ہے کہ ثانی مہدیؓ نے جس کو تلقین فرمائی ہے اس کو میں پھر تلقین کرسکوں۔اور میری طاقت نہیں ہے کہ ثانی مہدیؓ کے دم پر اپنا دم دے سکوں۔ثانی مہدیؓ نے تمہیں اپنا مرید کیا ہے وہی تمہارے لئے کافی ہے۔حضرت شاہ نعمتؓ کے اس ارشاد کے بعد حضرت شاہ یعقوبؒ وہاں سے مایوس ہوکر چلے گئے اور اِدھر حضرت شاہ نعمتؓ کو حضرت ثانی مہدیؓ کی روح مبارک سے معلوم ہوا کہ آپؓ فرمارہے ہیں میاں نعمتؓ میانجی بھائی (حضرت شاہ یعقوبؒ) آپؓ سے اپنی تلقین کی تجدید اور اپنے ذکر خفی کی تعلیم کو تازہ کرنے کے لئے آئے تھے۔آپؓ نے ان کو مایوس کردیا۔انہیں مایوس مت کیجئے بلاکر تلقین کیجئے۔حضرت ثانی مہدیؓ کے اس حکم پر حضرت شاہ نعمتؓ نے میاں اسمٰعیل سے کہا کہ خوزادے جارہے ہیں ان کو بلاؤ میاں اسمٰعیل بلاکر لائے حضرت شاہ نعمتؓ نے فرمایا خوزادے اس وقت حضرت ثانی مہدیؓ کی روح مبارک موجود ہے۔تم کو حضرت ثانی مہدیؓ کی روحِ مبارک کے حکم سے حضرت ثانی مہدیؓ کا دم از سرنو یاد دلاتا ہوں۔اس کے بعد حضرت شاہ نعمتؓ نے اپنے منہ کو حضرت

نقل مبارک! مومن کیلئے کسب کرنا حلال ہے مومن بننا چاہیئے۔

شاہ یعقوبؒ کی ناک کی طرف لے جا کر ذکر خفی کا دم دیا تین دفعہ تکرار کر کے تلقین کی اور فرمایا! خوزادے آپ کو ثانی مہدیؑ کا دم یاد دلایا ہوں۔ میں یہ نہیں چاہتا کے آپؒ ہمارے تربیت کہلاؤ۔ آپؒ کے مرشد حضرت ثانی مہدیؑ ہی ہیں یہ بات تین بار تکرار اور تاکید کیساتھ فرمائی۔ اس طرح حضرت شاہ یعقوبؒ کو حضرت ثانی مہدیؑ کے تربیت و تلقین ہونے کے بعد ایک اور صحابی مہدیؑ حضرت شاہ نعمتؓ سے تقلین ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت شاہ یعقوبؒ حضرت شاہ نعمتؓ سے تلقین ہونے کے بعد ایک عرصہ تک حضرت شاہ نعمتؓ کی خدمت میں رہکر آپؓ سے فیضان باطنی حاصل کرتے رہے۔ حضرت شاہ نعمتؓ کی بزرگی اور شرف دیکھئے آپؓ نے حضرت شاہ یعقوبؒ کو اپنا سلسلہ پڑھنے کیلئے نہیں کہا بلکہ حضرت ثانی مہدیؑ کا سلسلہ پڑھنے کا حکم فرمایا۔ حضرت شاہ یعقوبؒ نے حضرت شاہ نعمتؓ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اپنے تمام مریدوں کو اپنے سلسلہ میں حضرت شاہ نعمتؓ کا نام نہیں لیا بلکہ اپنا سلسلہ میراں سید محمود ثانی مہدیؑ کے نام سے بتایا۔ (معارج الولایت ۳۶۷)

حضرت شاہ یعقوبؒ کا حضرت شاہ خوندمیرؓ کی دختر سے نکاح:

حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ نے حضرت شاہ نعمتؓ سے تلقین ہو کر آپؓ ہی کے دائرہ میں قیام پذیر تھے۔ اسی دوران حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کی شہادت باسعادت ہوئی۔ حضرت شاہ خوندمیرؓ نے اپنی زندگی ہی میں دائرہ کا نظام اور گھر والوں کی ذمہ داری خلیفہ گروہ حضرت بندگی میاں ملک الہٰد ادؓ کے سپرد کر دی تھی۔ حضرت ملک الہٰد ادؓ نے حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کی شہادت کے کچھ عرصہ بعد حضرت شاہ یعقوبؒ کو حضرت شاہ نعمتؓ کے دائرہ سے بلوا کر حضرت شاہ خوندمیرؓ کی دختر بی بی رقیہؓ کا نکاح حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ سے کروایا۔ اس وقت حضرت شاہ یعقوبؒ کی عمر ۱۷ سال تھی نکاح کے بعد بھی ایک سال تک حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ خلیفہ گروہ حضرت ملک

نقل مبارک! دنیا کا طالب کافر ہے۔

الہٰد اد ؒ کے دائرہ میں رہکر آپ ؒ سے فیض باطنی حاصل کیا۔(تذکرۃ الصالحین ۲۰۱)

حضرت شاہ یعقوبؒ کی حضرت ملک الہٰد ادؒ کے دائرہ کی زندگی:

حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ جب شادی کر کے خلیفہ گروہ حضرت ملک الہٰد ادؒ کے دائرہ میں ایک سال تک رہے اُسی اثناء کا ایک واقعہ پیش خدمت ہے۔ایک دن حضرت شاہ یعقوبؒ حضرت ملک پیر محمدؒ فرزند حضرت ملک الہٰد ادؒ اور حضرت ملک داوٗدؒ فرزند حضرت ملک بخنؒ دائرہ میں نوبت میں بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران حضرت شاہ یعقوبؒ اور حضرت ملک پیر محمدؒ کے مابین فضیلت سید ینؒ پر گفتگو شروع ہوئی اور یہ گفتگو بحث مباحث میں تبدیل ہوگئی اوران لوگوں کی آوازیں حضرت خلیفہ گروہؒ کی گوش مبارک تک پہنچی۔آپؒ فوراً حجرے سے باہرآ کر حقیقت حال دریافت کرنے لگے۔جیسے ہی حضرت پیر محمدؒ اور حضرت ملک داوٗدؒ، حضرت ملک الہٰد ادؒ کو حجرے سے باہر آتے دیکھا تو فوراً وہاں سے چلے گئے۔صرف حضرت شاہ یعقوبؒ وہاں پر رہ گئے۔حضرت ملک الہٰد ادؒ نے حضرت شاہ یعقوبؒ سے دریافت فرمایا۔شہزادے ماجرہ کیا ہے؟ میراں سید یعقوبؒ نے بات ٹالنے کی غرض سے ایک دو دفعہ کہا میاں ماموں کوئی خاص بات نہیں ہے۔حضرت ملک الہٰد ادؒ کے کافی اصرار کے بعد حضرت شاہ یعقوبؒ نے اس قدر عرض کیا کہ صدیق اکبر حضرت سید محمود ثانی مہدیؒ اور صدیق ولایت حضرت بندگی میاں شاہ خوند میرؒ کے فضائل سے متعلق گفتگو ہو رہی تھی۔حضرت خلیفہ گروہؒ نے دانتوں میں انگلی دباتے ہوئے فرمایا! آقازادے آپؒ کو اللہ تعالیٰ دنیا میں فائدے کی غرض سے پیدا فرمایا ہے۔آپؒ جہاں کہیں بھی رہیں گے لوگوں کو آپؒ کی ذات سے فائدہ پہنچے گا۔ایسی گفتگو نقصان دہ ہے۔آپؒ کو تو ایسی گفتگو میں قطعی حصہ نہیں لینا چاہئے۔پھر حضرت ملک الہٰد ادؒ نے سید ینؒ کے انفرادی اور مشترکہ فضائل کو بیان فرمایا۔اور فرمایا سید ینؒ مسادی المرتبین ہیں ان کے مراتب میں کمی وبیشی یا فرق نہیں کرنا چاہئے۔جو بھی

نقل مبارک! خدا تم کو جو کچھ دیتا ہے اس کا عشر (دسواں حصّہ) راہ خدا میں دو۔

فرق کرے گا اس کے لئے نقصان اور خسارہ ہے۔ اور پھر فرمایا! آقازادے یہ اعتقاد رکھنا چاہئے کہ خدا کے حکم سے خاتمینؑ اور مہدی موعودؑ کے حکم سے سیدین برابر ہیں۔ ان میں بال برابر فرق نہیں کرنا چاہئے۔ آقازادے آپؓ کا تو اس بحث سے کچھ نہیں جاتا البتہ دوسرے اس بحث میں پڑ جائیں تو ان کا بہت نقصان ہوگا۔ حضرت شاہ یعقوبؓ دلجمعی سے حضرت ملک الہٰد ادؓ کی ساری گفتگو سنتے رہے کسی بات کا کوئی جواب نہیں دیا اور نہ ہی کوئی رائے پیش کی۔ (خاتم سلیمانی ۱۳۳)

قوم مہدویہ پر حضرت شاہ یعقوبؓ کا کتنا بڑا احسان عظیم ہے کہ آپؓ کی اور حضرت پیر محمدؓ کی گفتگو سے حضرت ملک الہٰد ادؓ کو تسویت خاتمینؑ و تسویت سیدینؑ سے متعلق اعتقاد کی بابت اظہار خیال کرنے کا موقع ملا اور حق بات منظر عام پر آئی ورنہ یہ نہیں کہہ سکتے کے آج بھی کتنے ہی جلیل القدر بزرگان کرام ہوں گے جو اس وقت بھی دائروں میں صدیق اکبرؓ اور صدیق ولایتؓ کو ایک دوسرے پر ترجیح دے رہے ہوں گے۔

حضرت شاہ خوندمیرؓ اور حضرت شاہ دلاورؓ کے پاس نطفہ مہدیؑ کی اہمیت:

حضرت شاہ قاسم مجتہد گروہؒ کے رسالہ ''دلیل العدل والفضل'' میں تحریر ہے کہ حضرت ملک حمادؓ نے حضرت شاہ خوندمیرؓ سے پوچھا کہ میاں جی دو شخص ہرگز برابر نہیں ہو سکتے۔ پس میراں سید محمودؓ اور خوندکارؓ میں فاضل کون ہیں؟ حضرت بندگی میاںؓ نے ارشاد فرمایا۔ میراں سید محمودؓ فاضل ہیں۔ ملک حمادؓ نے حضرت بندگی میاںؓ سے کہا کیوں کر؟ حضرت بندگی میاںؓ نے حضرت مہدی موعودؑ کی نقل پیش کی۔ پس ملک حمادؓ نے بندگی میاںؓ کے شرف پر مہدی موعودؑ کی ایک نقل پیش کر کے فرمایا اس جہت سے آپؓ بھی برابر معلوم ہوتے ہیں۔ پھر حضرت ملک حمادؓ نے بندگی میاںؓ سے فرمایا فاضل کون ہیں؟ حضرت بندگی میاںؓ نے فرمایا میاں سید محمود ثانی مہدیؑ ہیں۔ پھر اسی طرح سوال و جواب کا سلسلہ چلتا

نقل مبارک! لوگوں کے پاس اپنی ضرورتیں مت لیجاؤ تقدیر کے لکھے پر راضی رہو۔

رہا اور چند بار تکرار ہوئی۔ حاصل کلام حضرت بندگی میاں شاہ خوند میرؓ نے کہا میراں سید محمودؓ فرزند مہدی موعود ہیں۔ حضرت ملک حمادؓ نے عرض کیا خوند کار بھی تو داماد ہیں اور داماد بھی فرزند کا حکم رکھتا ہے۔ حضرت بندگی میاںؓ نے کہا! ہاں۔ پھر حضرت ملک حمادؓ نے کہا۔ پس آپؓ سے فاضل کون؟ حضرت بندگی میاںؓ نے فرمایا! میراں سید محمودؓ۔ ملک حمادؓ نے کہا کیوں کر؟ حضرت بندگی میاںؓ نے فرمایا! میراں سید محمودؓ نطفہء مہدی موعود علیہ السلام ہیں اور ہم نہیں ہیں۔

اسی طرح کی ایک اور نقل ''پنج فضائل ۱۸۱ پر درج ہے کے ایک دن حضرت شاہ یعقوبؒ نے حضرت شاہ دلاورؓ سے پوچھا میاں جی! میاں سید خوند میرؓ نے فرمایا بندہ نطفہ مہدی نہیں ہے میراں سید محمودؓ نطفہ مہدی ہیں نطفہ کا فرق دور نہیں ہوتا ہے وہ نطفہ کا فرق کیا ہے؟ حضرت شاہ دلاورؓ نے فرمایا! نطفہ کا فرق مانند زمین اور اس ستارہ کا ہے (جیسے کے ہم لوگ زمین آسمان کا فرق کہتے ہیں) حضرت شاہ دلاورؓ نے تین بار اس جملہ کی تکرار کی۔

اس نقل مبارک کے بعد ایک اور نقل حضرت شاہ قاسم مجتہد گروہؒ کے رسالہ ''جامع الاصول'' کی مجھے یاد آ رہی ہے جو اس طرح تحریر ہے۔

نقل : حضرت مہدی موعودؑ کے بعد افضل الخلفاء میراں سید محمودؓ ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے آپؓ کی مکمل پیروی اور کامل فرمانبرداری کی۔ سب ہی صحابہ نے آپؓ کی اتباع کی باتفاقِ مہاجرین آپؓ ہی صدیق مہدیؑ ہیں اور آپؓ کے بعد حضرت سید خوند میرؓ ہیں۔

اسی طرح کی ایک اور نقل ''پنج فضائل ۱۶۷, جامع الاصول ۱۰'' میں تحریر ہے کہ ایک وقت حضرت شاہ دلاورؓ نے مہدی موعودؑ سے پوچھا آپؑ کے بعد کون؟ حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا میراں سید محمودؓ۔ حضرت شاہ دلاورؓ نے فرمایا ان کے بعد کون؟ حضرت نے فرمایا بندگی میاں سید خوند میرؓ۔ ان

نقل مبارک! لوگوں سے سوال مت کرو۔

کے بعد کون؟ حضرت نے فرمایا میاں نعمتؒ۔ان کے بعد کون؟ حضرت نے فرمایا میاں نظامؒ۔ان کے بعد کون؟ حضرت نے فرمایا سائل یعنی حضرت شاہ دلاورؒ

ان نقلیات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مہدی موعود علیہ السلام نے اپنی زندگی ہی میں اپنے خلفاء کرام کے درجات بیان فرما چکے تھے۔جس کی تائید حضرت شاہ خوندمیرؓ کی اوپر گزری ہوئی نقل سے بھی ملتی ہے۔پھر بھی بعض بزرگان دین نے کبھی بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کو اور کبھی میراں سید محمود ثانی مہدیؒ کو فضیلت دینے کی کوشش کرتے ہیں جو نقلیاتِ امامناؑ کے بالکل مغائر ہے۔ہم لوگوں کو اپنے بزرگانِ دین کو بڑھا چڑھا کر بتانے کے بجائے ان کے فرامین پر عمل کرنا چاہیئے۔ان کی سیرت مبارک کا غور سے جائزہ لے کر ان جیسے اخلاق' ان جیسا صبر وتحمل' ایثار وقربانی' عبادت وریاضت' تقویٰ وپیرہیز گاری' حلم وبردباری' توکل وغیرہ جیسے اعمال پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ہمارے بزرگ کبھی بھی اپنے آپ کو دوسرے پر ترجیح نہیں دیتے تھے۔مثال کے طور پر حضرت صدیق اکبر سید محمود ثانی مہدیؒ نے ہمیشہ اپنے آپؑ کو ایک نئے تارک دنیا سے بھی کم تر سمجھتے تھے۔دوسری طرف حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ میں کتنی نیستی تھی کہ وہ خود فقرائے کرام کو اپنے ہاتھ سے ان کے ہاتھ دھلا کر وہ جھوٹا پانی پی لیا کرتے (سبحان اللہ) کیا ہم میں اس قسم کی نیستی ونرمی موجود ہے؟ نہیں۔ہم کو ان کی اولاد ہونے پر فخر ہے ان کو روزانہ نئے نئے القابات دینے کی فکر ہے۔ہم کو ان چیزوں سے بچتے ہوئے نیک عمل کرنے چاہیئے تاکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہو سکے۔جیسے کہ مہدی موعودؑ نے فرمایا'' باعمل مقبول بے عمل مردود''،عمل سے بنتی ہے زندگی جنت بھی جہنم بھی۔مہدی موعودؑ کے حضور میں کسی شخص نے برکت اور نجات کے لئے جوتیاں اور لباس مانگا۔حضرت نے فوراً جوتیاں اور لباس دیتے ہوئے کہا لو اور پہن لو برکت کے لئے گھر میں مت رکھو۔اگر بندہ کا پوست بھی پہنو گے تو اللہ تعالیٰ وہ پوست الگ کر دے گا اور

نقل مبارک! مخلوق سے ذرہ برابر احتیاج نہ رکھو۔

تمہارے اعمال کے حساب سے تمہیں سزا یا جزا دے گا۔ اگر نجات چاہتے ہو تو وہ عمل کرو جو بندہ کہتا ہے۔اسی طرح ایک بار مہدی موعودؑ نے فرمایا! اللہ تعالیٰ یہ نہ پوچھے گا کہ تم محمدؐ کے بیٹے ہو یا احمدؐ کے بلکہ عمل کے بارے میں پوچھے گا۔اسی طرح ایک حدیث مبارک بھی ہے۔ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ نے بی بی فاطمہؓ سے فرمایا! عمل کرو تکیہ مت کرو اُس پر کہ تم میری بیٹی ہو۔اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نسب نہیں دیکھے گا بلکہ اعمال دیکھے گا۔(معارج الولایت ۳۶۸)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں بھی رسول خدا ﷺ مہدی موعود علیہ السلام اور دونوں کے اعلیٰ مقام خلفائے اکرام کے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔تسویت خاتمینؑ اور تسویت سیدینؓ کے جھگڑے سے محفوظ رکھے اور تمام کبیرہ وصغیرہ گناہوں کو معاف فرمائے اور تا حیات گناہوں سے محفوظ رکھے اور بزرگانِ دین کے عمل پر عمل پیرا کرتے ہوئے آٹھ پہر کا ذکر اللہ کرنے کے قابل بناتے ہوئے ایمان اور دیدار خدا کے ساتھ مہدی موعود علیہ السلام کے نام پر شہادت نصیب فرمائے آمین۔

حضرت شاہ یعقوبؓ کا اپنی خوش دامن سے اجازت لے کر دائرہ چھوڑنا:

حضرت شاہ یعقوبؓ نے اپنی خوش دامن بی بی عائشہؓ حرم اول حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ سے اجازت لے کر حضرت شاہ نعمتؓ کی خدمت میں جانے کے لئے روانہ ہوئے۔کیونکہ آپؓ حضرت شاہ نعمتؓ سے تلقین ہو چکے تھے۔اسی لئے آپؓ نے حضرت شاہ نعمتؓ کی بابرکت ذات سے استفاضہ کرنا مناسب سمجھا۔جب آپؓ احمد نگر کے لئے نکلے رات کا وقت تھا۔لوگوں سے حضرتؓ کے دائرہ کے متعلق دریافت کرتے ہوئے جا رہے تھے۔لیکن کسی کو بھی دائرہ کا صحیح پتہ معلوم نہیں تھا۔آپؓ تلاش کرتے کرتے حضرت شاہ دلاورؓ کے دائرہ میں پہنچ گئے۔حضرت شاہ نعمتؓ کا دائرہ بھی حضرت شاہ دلاورؓ کے دائرہ کے قریب کے ہی مقام بھنکار میں تھا۔حضرت شاہ دلاورؓ کو کشف کے ذریعہ معلوم

نقل مبارک! قرآنِ شریف کی کوئی آیت منسوخ نہیں۔

ہو چکا تھا کہ حضرت شاہ یعقوبؒ بھوکے پیاسے آرہے ہیں۔اسی لئے حضرتؒ نے فوراً کھانا تیار کروا کر بے چینی سے حضرت شاہ یعقوبؒ کا انتظار کرنے لگے۔حضرت شاہ دلاورؓ کو بے قراری اتنی تھی کہ ایک جگہ تشریف نہیں رکھتے تھے۔فقرائے دائرہ حضرت شاہ دلاورؓ کی یہ کیفیت دیکھ کر حضرتؒ سے پوچھنے لگے خوندکار کو کس کا انتظار ہے کون آرہے ہیں جس کے استقبال کے لئے خوندکار بے چین ہیں؟ حضرت شاہ دلاورؓ نے فرمایا! ولایت کا شہزادہ اور میرا خزادہ حضرت شاہ یعقوبؒ آرہے ہیں مجھے اُن ہی کا انتظار ہے۔اور یہ اُن ہی کی ضیافت کا سامان ہے۔جب حضرت شاہ یعقوبؒ حضرت شاہ دلاورؓ کے دائرہ میں پہنچے تو حضرتؒ نے آپؒ کی خوب مہمان نوازی کی اس کے بعد حال چال دریافت فرمایا۔حضرت شاہ یعقوبؒ نے سارا واقعہ بیان کر کے حضرت شاہ نعمتؓ کی خدمت میں جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔حضرت شاہ دلاورؓ نے فرمایا آج کی رات آپؒ یہاں پر آرام فرمایئے کل صبح، میں بھی آپؒ کے ساتھ چلوں گا۔ صبح ہوئی تو دونوں حضرات حضرت شاہ نعمتؓ کی خدمت میں پہنچے۔ایک دوسرے کا حال چال دریافت کیا۔حضرت شاہ نعمتؓ نے حضرت شاہ یعقوبؒ کے تمام حالات جاننے کے بعد حضرت شاہ یعقوبؒ سے فرمایا! خزادے کچھ وقت آپؒ حضرت شاہ دلاورؓ کی خدمت میں رہئے یہی آپؒ کے لئے بہتر ہے۔ حضرت شاہ نعمتؓ کے اس حکم پر حضرت شاہ یعقوبؒ حضرت شاہ دلاورؓ کے دائرہ میں رہنے لگے اور حضرت شاہ دلاورؓ کی صحبت وخدمت میں رہ کر فیوض وبرکاتِ مہدیؑ کا اکتساب کرتے رہے۔

سچ پوچھئے تو اس میں اللہ تعالیٰ کی مشیت تھی وہ اپنی تمام نعمتوں کو حضرت شاہ یعقوبؒ پر پورا کرنا چاہتا تھا۔اسی لئے آپؒ کو حضرت شاہ دلاورؓ جیسے زبردست صحابی مہدی موعودؑ کی صحبت کا شرف حاصل کرنے کے لئے حضرت شاہ نعمتؓ کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ حضرت شاہ یعقوبؒ کو حضرت شاہ دلاورؓ کی خدمت میں رہنا چاہئے۔اس طرح حضرت شاہ یعقوبؒ کو یہ اعزاز حاصل ہوگیا

نقل مبارک! قرآنِ شریف کو سمجھنے کیلئے نورِ ایمان کی ضرورت ہے۔

ہے کہ وہ بچپن میں حضرت شاہ نظامؒ کی صحبت اختیار کی اور فیض حاصل کیا، بالغ ہونے کے بعد حضرت شاہ نعمتؒ کی کی صحبت اختیار کی اور فیض حاصل کیا، اس کے بعد حضرت شاہ خوندمیرؒ کے خلیفہ حضرت ملک الہٰداد ؒ کی صحبت سے فیض باطنی حاصل کیا اور اس کے بعد شاہوں کے شاہ حضرت شاہ دلاورؒ کی صحبت سے فیض باطنی حاصل کیا۔ (پنج فضائل ۹۲)

حضرت شاہ یعقوبؒ کا دائرہ چھوڑنے پر حضرت ملک الہٰداد ؒ کا افسوس کرنا:

حضرت شاہ یعقوبؒ نے جب حضرت ملک الہٰدادؒ کا دائرہ چھوڑا اُس وقت حضرت ملک الہٰدادؒ دائرہ میں نہیں تھے۔ جب حضرت ملک الہٰدادؒ واپس آئے تو آپؒ کو حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ نظر نہیں آئے تو آپؒ نے دریافت فرمایا کہ خزادے نظر نہیں آرہے ہیں کہاں پر ہیں؟ فقراء نے میراں سید یعقوبؒ کے چلے جانے کی اطلاع دی یہ سن کر حضرت ملک الہٰدادؒ نے بہت افسوس ظاہر کیا۔ کیونکہ حضرت ملک الہٰدادؒ حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ سے بے انتہا محبت کرتے تھے اور وہ سب کچھ حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ کو دینا چاہتے تھے جو آپؒ کو مہدی موعودؑ علیہ واسلام اور دوسرے خلفاء اکرام سے ملا تھا۔ (خاتم سلیمانی ۱۳۳)

حضرت شاہ یعقوبؒ کا حضرت شاہ نعمتؒ اور شاہ دلاورؒ کے حکم سے علیحدہ دائرہ قائم کرنا:

حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ بارہ بنی اسرائیل کی جب تعلیم و تربیت کے تمام مراحل تکمیل کو پہنچے اور رموزِ ارشادی کے تمام اُمور سے مکمل واقفیت حاصل ہوگئی تو اُس وقت حضرت شاہ نعمتؒ کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ کو علیحدہ دائرہ قائم کر کے رکھا جائے تا کہ ان کی رشد و ہدایت سے لوگ مستفیض اور مستفید ہو سکے۔ اور دین مہدیؑ کو تقویت پہنچے۔ حضرت شاہ نعمتؒ جب حضرت شاہ دلاورؒ کے دائرہ میں آ کر حضرت شاہ دلاورؒ کو فرمانِ الٰہی کے مطابق ارشاد فرمایا تو حضرت

نقل مبارک! جب فقر کامل ہوا تو وہ اللہ کا بندہ ہوا۔

شاہ دلاورؓ نے بھی فرمایا آپؓ صحیح فرمارہے ہیں مجھے بھی یہی حکم ہوا ہے۔ چنانچہ دونوں خلفاء مہدی موعودؑ نے حضرت شاہ یعقوبؓ کو ارشادی کی اجازت دے کر علیحدہ دائرہ قائم کر کے حضرتؓ کو مسندِ ارشادی پر متمکن کیا۔ دونوں صحابہؓ نے نہ صرف زبانی افعالِ ارشادی کی اجازت دی بلکہ تلقین وتربیت جیسے اہم فعلِ ارشادی کی عملاً رہنمائی فرمائی۔ حضرت شاہ یعقوبؓ نے دائرہ قائم ہونے کے بعد خلق اللہ کی ہدایت وتربیت کا آغاز فرمایا۔ جو انبیاء اور مرسلین کی سنت اور خاتمینؑ کی عین اتباع ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آپؓ نے پانچ یا اس سے زائد مقام پر دائرہ قائم کیا دوردراز مقامات کا سینکڑوں میل کا سفرِ ہجرت طئے کرتے اور اللہ کے بندوں کو دین مہدیؑ کی دعوت دیتے۔ اللہ تعالی نے جس کی قسمت میں ایمان رکھا تھا وہ تو حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؓ کی دعوت پر مہدی موعود علیہ واسلام کی تصدیق فرمائی اور جس کے حصّہ میں ایمان نہیں تھا وہ آپؓ سے بحث ومباحث کرتا اور آپ کو نقصان پہچانے کی کوشش کرتا آپؓ ہر تکلیف ہر ظلم کو مسکرا کے قبول فرماتے اور ہر ممکن اِبتلاء وآزمائش سے گزرتے ہوئے ایذا واخراج کو برداشت کرتے ہوئے ہر روز کی نئی نئی مشکلات کو منشاء ایزدی سمجھ کر اپنے آخری وقت تک نقل مقام کرتے رہے اور مہدویت کی دعوت دیتے رہے اور اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ اپنی قوم کو اس کی کھوئی ہوئی عظمت اور مقامِ عالیت پر دیکھنا چاہتے ہیں تو ہم کو اس بات کی کوشش کرنی ضروری ہے کہ اپنے بزرگوں کی سیرت کے ہر پہلو پر بغور توجہ دیتے ہوئے ان کے مقام عالیت کے ہر، ہر مثبت پہلو پر عمل پیرا ہوں اور ان بزرگان دینِ متین کو گم نام ہونے نہ دیں۔ ہم کو ان کی سیرت کی پیروی کرتے ہوئے ایک مثالی نمونہ پیش کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ ہم اپنے آپ کو ایدرہ جانے والوں میں اسی وقت شامل کرسکتے ہیں جب کہ بزرگاں دین کو ہمیشہ یاد رکھیں اور گمنام ہونے نہ دیں۔ خلقِ خدا کو مصدقِ مہدی بناتے رہے۔

نقل مبارک! بندہ کے بعد قیامت تک مہدی کا فیض رہے گا۔

حضرت شاہ یعقوبؒ کو حضرت شاہ نعمتؒ کا سویت دینا :

ایک دن حضرت شاہ یعقوبؒ جیور سے ملاقات کرنے اور بیان سننے کیلئے حضرت شاہ نعمتؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔اُسی وقت نظام شاہ کی طرف سے اللہ نے کچھ پہنچایا تھا۔حضرت شاہ نعمتؒ سویت کرر ہے تھے۔حضرت شاہ یعقوبؒ کو دیکھ کر فرمایا خزادے آپؒ بھی سویت لیجئے یہ آپؒ کے دادا کی سویت ہے اور اگر خدا چاہے آپؒ کو بندہ کی طرف سے بھی سویت دی جاتی ہے۔پس کھڑے ہو کر حضرت شاہ یعقوبؒ اپنے دامن میں اپنی سویت لی اس سبب سے بھی حضرت شاہ یعقوبؒ اپنے آپ کو میاں مذکور کا خلیفہ کہلاتے تھے۔(پنج فضائل ۱۰۳)

حضرت شاہ یعقوبؒ کا حضرت مہدی موعودؑ کے حکم سے میاں سید منجوؒ اور میاں سید میرانجیؒ کو تلقین کرنا:

حضرت شاہ یعقوبؒ جب موضع جیور کے ایک دائرہ میں مقیم تھے اُسی دوران حضرت بندگی میاں سید منجوؒ اور حضرت بندگی میراں سید میرانجیؒ فرزندانِ حضرت بندگی میاں سید حمیدؒ نبیرہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام تربیت و تلقین کے لئے حضرت شاہ نعمتؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔حضرت شاہ نعمتؒ نے انہیں اپنی تربیت میں نہیں لیا بلکہ انہیں اپنے ساتھ بہلی میں بٹھا کر حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ کے دائرہ میں لے آئے تا کہ ان دونوں شہزادوں کو حضرت شاہ یعقوبؒ سے تربیت و تلقین کرا سکے۔جب حضرت شاہ نعمتؒ نے حضرت شاہ یعقوبؒ کو نبیرگانِ مہدی موعودؑ حضرت بندگی میاں سید منجوؒ اور حضرت بندگی میراں سید میرانجیؒ فرزندانِ حضرت بندگی میاں سید حمیدؒ کو تربیت و تلقین کرنے کے لئے کہا تو حضرت شاہ یعقوبؒ نے حضرت شاہ نعمتؒ سے معذرت کرتے ہوئے فرمایا! خوندکار کے

نقل مبارک! جو اشخاص ہمارے ہیں چندیاں پہنے ہوئے مریں گے ایسی غربت ہوگی۔

ہوتے ہوئے اس ناچیز کی کیا مجال کہ میراں سید منجوؒ اور میراں سید میرانجیؒ کو میں تربیت وتلقین کروں۔ حضرت شاہ نعمتؒ نے بے حد اصرار اور تاکید سے فرمایا کہ آقا زادے بندہ اپنی جانب سے خواہش نہیں کرتا بلکہ حاکم الزماں، خلیفۃ الرحمٰن، خاتم الاولیاء حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے حکم سے کہتا ہے، اِس وقت حضرت مہدی موعودؑ کی روح پاک یہیں پر رونق افروز ہے لہٰذا آپؒ ان دونوں شہزادوں کو تلقین کریں۔ جب حضرت شاہ یعقوبؒ کو مہدی موعودؑ کے حکم کے بارے میں پتہ چلا تو آپؒ فوراً آمنا وصدقنا کہتے ہوئے اپنے چچازاد بھائیوں کو تلقین وتربیت فرمائی۔ (خاتم سلیمانی ۱۳۵)

حضرت شاہ یعقوبؒ کا اپنی اولاد کو حضرت سید نجی خاتم المرشدینؒ کی خدمت میں بھیجنا:

حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ حضرت شاہ دلاورؒ کے انتقال کے بعد گجرات تشریف لے گئے۔ گجرات کے مختلف مقامات پر دائرہ باندھا اور خلق خدا کو خالق کی اتباع کرنے کی دعوت دیتے رہے۔ اسی دوران اپنے دونوں فرزندوں حضرت بندگی میاں سید یوسفؒ اور اکمل المرشدین حضرت بندگی میاں سید خوند میرؒ کو حضرت بندگی میاں سید نجی خاتم المرشدینؒ کی خدمت میں بھیج کران سے تربیت وتلقین کروانا چاہا تاکہ حضرت کی خدمت میں رہ کر اکتساب فیض حاصل کر سکے۔ حضرت سید نجی خاتم المرشدینؒ سے حضرت شاہ یعقوبؒ کو بے حد عقیدت ومحبت تھی اسی لئے آپؒ انہیں وہاں پر بھیجنا چاہتے تھے۔ ایک دن حضرت شاہ یعقوبؒ نے اپنے دونوں فرزندوں کو بلا کر کہا جاؤ تیار ہوکر آؤ آپ دونوں کو حضرت سید نجی خاتم المرشدینؒ کی خدمت میں جانا ہے اور انہی سے علاقہ لگانا ہے اوران کی صحبت اختیار کر کے فیض حاصل کرنا ہے۔ اُس وقت دونوں صاحبزادوں کی عمر ۱۹ اور ۱۷ سال تھی۔ دونوں صاحبزادے اپنے والد بزرگوار سے عرض کیا کہ کیا یہاں پر فیض نہیں ہے؟ حضرت شاہ یعقوبؒ نے فرمایا! یہاں جو کچھ ہے تمہاری ملک ہے مگر جوان مرد وہی ہوتا ہے جو باہر سے کما کر لائے اور یہ بات بھی نہیں

نقل مبارک! گوشہ میں بیٹھنے والا مرنے سے پہلے مرتا ہے در بدر پھرنے والا جانور کی طرح چرتا ہے۔

ہے کہ تمہارے پاس فیض مہدی موعود نہیں ہے وہ تو ہمیشہ سے تمہارے پاس تھا اور ہمیشہ رہے گا۔ میں تم لوگوں کو حضرت سید نجی خاتم المرشدینؒ کے پاس اس لئے بھیج رہا ہوں کہ ان کے والد حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ نے میرے دادا حضرت سید محمد جونپوری مہدی موعودؑ کی ولایت کا بار اٹھایا تھا اور بدلِ مہدیؑ اپنے آپؓ کو شہید کروایا اور تین مقامات پر دفن ہوئے۔ اسی لئے میری خواہش ہے کہ حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ جیسے عظیم شہید کی اولاد کی خدمت کے لئے میرے فرزند جائیں اور خدمت بجالائیں۔ والد ماجد کی خواہش کے مطابق دونوں صاحبزادے حضرت سید نجی خاتم المرشدؒ کی خدمت میں حاضر ہوکر آپؒ سے تربیت وتلقین ہوئے اور اٹھارہ سال تک آپؒ کی خدمت کر کے اکتساب فیض حاصل کیا اور اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیر کی متبرک شہادت کو قبول فرماتے ہوئے قومِ مہدویہ کو مزید تقویت بخشی اور انشاء اللہ تعالی مہدی موعود کے نقلِ مبارک کے مطابق قیامت تک مہدی اور مہدوی باقی رہینگے۔ ویسے تو حضرت بندگی میراں سید علیؒ فرزند مہدی موعودؑ جنہوں نے مہدی موعودؑ کے نام پر سب سے پہلے شہادت نوش فرمائی۔ ان کے بعد رنگ ریز شہداء جو جنگِ بدرِ ولایت کے امام تھے اور ان کے بعد شہداءِ جنگ بدرِ ولایت اور ان کے بعد حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کی مبارک شہادت ہوئی اور ان کے بعد بہت سے دوسرے بزرگوں کی شہادت کی مثالیں موجود ہیں۔ جو مہدی موعودؑ کے نام پر شہید ہوئے اور انشاء اللہ قیامت تک شہید ہوتے رہیں گے۔

حضرت شاہ یعقوبؒ اور حضرت شہاب الحقؒ قومِ مہدویہ کے ان بزرگوں میں شامل ہیں جنہوں نے اپنے فرزندوں کو اپنے ہی ہم مقام مرشدوں کی خدمت میں بھیج کر اپنی اعلیٰ ظرفی اور برادرانہ اتحاد کا ثبوت دیا۔ حضرت شاہ یعقوبؒ میں انا اور میں پن نام کی کوئی چیز نہیں تھی وہ اپنے والد حضرت صدیق اکبر ثانی مہدیؒ کی طرح ہر کسی کو اپنے سے بہتر سمجھتے تھے۔ اسی لئے حضرت شاہ یعقوبؒ

نقل مبارک! کوئی شخص ایک سیر باجزہ کا طالب ہے تو وہ مومن نہ ہوگا۔

نے اپنے بڑے فرزند حضرت بندگی میراں سید اشرفؒ کو حضرت شہاب الحقؒ کی خدمت میں بھیجا اور دوسرے فرزند حضرت بندگی میراں سید اسحاق ؒ کو جو آپؒ ہی کے تربیت اور جانشین تھے۔ حضرت عبدالکریم نوریؒ کے پاس بھیجا اور دو فرزندوں کو حضرت خاتم المرشدؒ کی خدمت میں بھیجا۔ حضرت شاہ یعقوبؒ، حضرت شہاب الحقؒ اور دوسرے بزرگوں کا یہ مبارک عمل آج بھی قوم میں جاری ہے۔ آج بھی بہت سی اولادِ مہدی موعودؑ حضرت بندگی میاںؒ کی اولاد کے تربیت یافتہ ہیں اور بہت سی اولادِ بندگی میاںؒ اولادِ مہدیؑ کی تربیت یافتہ ہیں انشاءاللہ تا قیامت یہ بھائی چارہ برقرار رہے گا۔ اسی طرح حضرت شہاب الحقؒ ابن حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؒ نے بھی اپنے فرزندوں کو علیحدہ علیحدہ مشائخین کے پاس تربیت کے لئے بھیجا تا کہ آپسی تعلق و ربط اور اتحاد و اتفاق قائم رہے۔ حضرت شہاب الحقؒ نے اپنے فرزند حضرت میاں سید جلالؒ کو حضرت بندگی میاں مبارک بھائی مہاجرؒ کے پاس تربیت کے لئے بھیجا۔ حضرت میاں سید عیسیٰؒ کو اپنے پاس ہی رکھ کر ان کی تربیت کی۔ حضرت میاں سید یحییٰؒ کو حضرت بندگی میراں سید عبدالحیٔ روشن منورؒ کے پاس تربیت کے لئے بھیجا اور حضرت میاں سید ولیؒ کو حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ کے پاس تربیت کے لئے بھیجا اور حضرت میاں سید خوند سعید کو اپنے چھوٹے بھائی حضرت سید نجی خاتم المرشدؒ کے پاس تربیت کے لئے بھیجا۔ جب ہم بزرگان دین کی سیرت کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان کی سیرت میں ایک خاص بات نمایاں نظر آتی ہے وہ ہے اپنے بڑوں کی تعظیم کرنا اوران کے ہر حکم کو آمنا وصدقنا کہنا۔ اور چھوٹوں پر بے انتہا شفقت اور مہربانی رکھنا تا کہ وہ اپنی زندگی کو بندگی میں آسانی سے ڈھال سکے۔ ان بزرگوں کی سیرت کا نمایاں پہلو یہ تھا کہ وہ خدمت دین اور خدمت خلق اور خدمت قوم کے لئے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔ ایک دوسرے کی مدد کرنے میں انہیں خوشی حاصل ہوتی تھی۔ ایک دوسرے کو اپنے آپ سے بہتر سمجھتے تھے بلکہ کوئی ان کے بیچ عداوت و بغض ڈالنے

نقل مبارک! اتفاق میں دین کی نصرت اور نفاق میں دین کی ہزیمت ہے۔

کی کوشش کرتا تو اس کو کافی حقارت کی نگاہ سے دیکھتے۔ اور اس کی کوشش کو اپنے طرزِ عمل سے ناکام بنا دیتے۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ دکن میں ایک مصدق حسن محمد بچھو نامی ایک مالدار شخص تھا اور شرفاء میں شمار کیا جاتا تھا۔ وہ اپنی دختروں کی شادی پیرزادوں میں کی تھی۔ اور سب ہی دائروں کی خدمت بھی کرتا تھا۔ جب وہ بوڑھا ہو گیا اس کی بدمزاجی اور جہالت کی وجہ سے کسی بھی دائرے میں اس کو رہنے کی جگہ نہیں ملی وہ تھک ہار کے حضرت مخصوص الزماں شاہ نصرتؒ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے اور اللہ واسطے آپؒ کے دائرے میں رہنے کی اجازت طلب کرتا ہے۔ حضرت شاہ نصرتؒ نے فرمایا اگر تم اللہ کے لئے آئے ہو تو میں تمہیں یہاں رہنے کی اجازت دیتا ہوں۔ جب وہ دائرہ میں رہنے لگا حضرت شاہ نصرتؒ بہت ہی صبر و تحمل سے کام لیتے ہوئے اس کا کام آپؒ خود ہی کیا کرتے تھے۔ جیسے اس کو روٹی اپنے حضور میں تیار کروا کر اس کو لے جا کر دیتے۔ اس کی چادر آپؒ خود بدل دیتے اسی طرح اس کے ہر نخرے اللہ کے واسطے برداشت کرتے۔ ایک دن حسن محمد نے حضرت سید میرانجیؒ عرف سید و میاںؒ کو بلا کر حضرت شاہ نصرتؒ کی خدمت میں یہ بول بھیجا کہ حضرت شاہ نصرتؒ ہر وقت چھابو جیؒ اور سید نجیؒ کی نقلیات بیان کرتے ہیں۔ کیا ان کو اپنے باپ، چچا اور دادا سے کچھ ملا یا نہیں؟ حضرت سید و میاںؒ حضرت شاہ نصرتؒ کی خدمت میں پہنچتے ہیں۔ حضرتؒ قرآن شریف کی تلاوت فرما رہے تھے۔ آپؒ وہیں انتظار کرنے لگے جب حضرتؒ قرآن شریف پڑھ چکے تو حضرت سید و میاںؒ نے کہا حسن محمد کچھ کہتا ہے حضرتؒ نے فرمایا کیا کہتا ہے کہو۔ سید و میاںؒ نے کہا وہ کہتا ہے آپؒ ہر وقت چھابو جیؒ اور سید نجیؒ کی نقلیات بیان کرتے ہیں۔ آپؒ کو والد، چچا اور دادا سے کچھ ملا یا نہیں؟ حضرت شاہ نصرتؒ نے فرمایا جاؤ اس سے کہو ہم کو دین کا صدقہ اور بہرہ انہی سے ملا ہے اسی لئے ہر وقت انہیں کی نقلیات بیان کرتے ہیں۔ اگر کہیں باپ، چچا اور دادا کی کوئی نقل یاد آ جائے تو ہم ضرور وہ بھی بیان فرماتے ہیں۔ اس کے بعد

نقل مبارک! بندہ کا اُمی دوسرے کے عالم پر فائق رہے گا۔

حضرت شاہ نصرتؒ نے حضرت سید ومیاںؒ کو بلا کر کہا حسن محمد ہمارے دائرہ میں نہیں مرے گا۔ اس لئے کہ وہ حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کے خاندان والوں کی حقارت میں بات کہی۔ چند دن بعد حسن محمد حضرت شاہ نصرتؒ سے اجازت لے کر کہیں باہر گیا اور ایک سپاہی کے دروازے پر گر پڑا اور وہاں سے ایک مندر میں جا پہنچا اور کچھ دن مندر میں رہنے کے بعد وہیں مرگیا۔ حضرت شاہ نصرتؒ نے حضرت سید ومیاںؒ کو بلا کر کہا! ''میں نے تم سے کہا تھا کہ حسن محمد ہمارے دائرہ میں نہیں مرے گا۔ وہ ہمارے دائرہ میں کیسے مرسکتا ہے؟ جب کہ اس نے حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کے خاندان سے عداوت رکھی''۔ (خاتم سلیمانی ۲۶۱)

ہمیں بھی ہمارے بزرگوں کی روش پر چلنا چاہئے جو ایک دوسرے کا دل سے ادب واحترام کرتے تھے۔ اور ایک دوسرے کے خلاف کوئی بھی غلط بات نہیں سنتے تھے اور نہ ہی بولتے تھے۔ ایک دوسرے کی عزت کرتے اور بے انتہا پیار ومحبت کرتے تھے۔ اللہ سے دعا ہے کے ہمیں بھی اہمارے بزرگانِ دین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت شاہ یعقوبؒ خود پسندی اور خودنمائی سے پرہیز فرماتے تھے:

حضرت شاہ یعقوبؒ کی تمام تر سیرت مبارکہ پر نظر ڈالی جائے تو آپ کی زندگی کے شب وروز میں نہایت ہی سادگی نظر آتی ہے۔ آپؒ میں بیجا خودنمائی اور خود پسندی بالکل نہیں تھی آپؒ بہت ہی سادہ طبعیت رکھتے تھے۔ آپؒ کی سیرت کا مطالعہ کرنے پر یہ بات عیاں ہوتی ہے کے آپؒ کی زندگی کا ہر لمحہ اتباع شریعت کو ملحوظ رکھتے ہوئے گزرتا تھا۔ دورختم نبوت ہو یا دورختم ولایت ہمارے بزرگ نہایت ہی سادگی سے اپنی زندگی گزاری ہے۔ مثال کے طور پر ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے دیکھا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے کپڑوں پر ایک پیلے رنگ کا نشان تھا۔ آپؐ نے پوچھا یہ کیسا نشان ہے؟ حضرت

نقل مبارک ! بہت کھانے والا بہت خوار تھوڑا کھانے والا تھوڑا خوار۔

عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے جواب دیا کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے۔ حضرت رسول خدا ﷺ نے دعا دی اور کہا ولیمہ کرو۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کوئی غریب صحابی نہ تھے بلکہ مدینہ کے سب سے زیادہ مالداروں میں آپؓ کا شمار ہوتا تھا۔ آپؓ چاہتے تو سارے مدینہ بلکہ سارے عرب کو دعوت دے کر بلا سکتے تھے۔ مگر حضرتؓ کی سادگی کی انتہا دیکھئے کہ رسول خدا ﷺ کو تک دعوت نہیں دی بالکل سادگی سے نکاح فرمایا اور ہم لوگ بے جا رسموں ریتوں اور خود نمائی کے لئے کیسی کیسی تقریب کا انعقاد کرتے ہیں۔ پیسے والے تو اپنا رعب' دبدبہ لوگوں کو دکھانے کی خاطر لاکھوں' کروڑوں روپئے خرچ بھی کر لیتے ہیں۔ مگر غریب طبقہ بھی اسی لعنت میں مبتلا ہو گیا ہے پیسے نہ بھی ہو تو ادھار سود پر نہ جانے کن کن طریقوں سے پیسوں کا انتظام کرتے ہیں۔ حرام میں سارے کا سارا روپیہ ڈالا جاتا ہے اور اس کے بعد ساری زندگی سود کی رقم چکانے میں گزر جاتی ہے۔ ہمارے بزرگوں نے شادی کو کتنا آسان بنایا تھا۔ اس کی مثال دور ختم ولایت کے بزرگوں میں بھی دیکھئے۔ حضرت شاہ نظامؒ کا دائرہ جالور میں تھا۔ دائرہ میں سخت فاقہ تھا نماز ظہر کے وقت حضرت بندگی میاں ملک معروفؒ حضرت شاہ نظامؒ کے دائرہ میں آئے اور نماز پڑھنے کے بعد خیر عافیت معلوم کرنے کے بعد حضرت ملک معروفؒ نے حضرت شاہ نظامؒ سے کہا بھائی نظامؒ میری دختر خونزا جی بالغ ہو گئی ہیں۔ حضرت شاہ نظامؒ نے کہا میاں عبدالرحمٰن بھی جوان ہیں دونوں کی شادی طئے پاتی ہے کسی قسم کی کوئی رسم نہ کوئی دعوت صرف دونوں بزرگ باتوں باتوں میں رشتہ طئے کرتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت شاہ نظامؒ دائرہ سے گھر آتے ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰنؒ سے فرماتے ہیں کہ حجرہ کے محراب میں صابن ہے جاؤ اور اپنے کپڑے دھو کر لے آو۔ جب آپ کپڑے دھونے کے لئے جاتے ہیں راستے میں حضرت ملک معروفؒ کے گھر کے قریب سے گزر ہوتا ہے۔ حضرت ملک معروفؒ دریافت فرماتے ہیں کہاں جا رہے ہو؟ حضرتؒ فرماتے ہیں کپڑے دھونے جا رہا ہوں حضرت

نقل مبارک! طالب مولا کو چاہیئے کہ غیر حق کے کچرے کو دل سے نکال دے۔

ملک معروفؒ فرماتے ہیں ٹھہرئے۔ پھر اپنے گھر جا کر اپنی بیٹی جو حضرت عبدالرحمٰنؒ کی ہونے والی دلہن ہے۔ان کا ایک پرانا لباس لاکر آپؒ کو دیتے ہیں اور فرماتے ہیں اسے بھی دھو کر لاؤ۔حضرت عبدالرحمٰنؒ کپڑے دھو کر لاکر حضرت ملک معروفؒ کو واپس کرتے ہیں اور اُسی رات بعد نماز عشاء کے حضرت عبدالرحمٰنؒ کا نکاح حضرت ملک معروفؒ کی دختر سے ہو جاتا ہے۔اس تقریب میں دائرہ کے فقراء تک بھی شامل نہیں ہوتے۔ کیونکہ دائرہ میں سخت فاقہ تھا۔گھاس جلا کر دلہن کا چہرہ دیکھا جاتا ہے۔ جب خلوت میں دلہن کے پاس جاتے ہیں دلہن کو نڈھال دیکھ کر پوچھتے ہیں کیا ماجرا ہے؟ دلہن فرماتی ہیں تین دن کا فاقہ ہے اور حضرتؒ فرماتے ہیں مجھ کو پانچ دن کا فاقہ ہے۔اسی طریقہ کا ایک اور واقعہ پیش خدمت ہے۔حضرت شاہ یعقوبؒ کو جب حضرت ملک الٰہد اد ؒ بلا کر فرماتے ہیں خزادے آج آپؒ کا نکاح ہے جا کر اپنا اور دلہن کا جوڑا دھو کر لاؤ۔حضرت شاہ یعقوبؒ کپڑے دھو کر لاتے ہیں اس کے بعد آپؒ کا نکاح حضرت شاہ خوندمیرؒ کی دختر سے کر دیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں اس وقت حضرت ملک الٰہد اد ؒ کے دائرہ میں سخت قسم کا فاقہ تھا۔اس لئے بوقتِ نکاح آپؒ کے سر پر تروڑ کے پھولوں کا سہرا باندھا گیا اور گھاس جلا کر دلہن کی صورت دیکھی گئی۔اس مبارک شادی میں کسی بھی صحابہ مہدی موعودؑ کو بلایا نہیں گیا نہ ہی کسی قسم کا رسم ورواج تھا۔اور نہ ہی کسی قسم کا شور شرابہ۔اس سادگی سے ہمارے بزرگانِ دین کی شادی ہوا کرتی تھی۔نکاح کے موقع پر شریعت میں ولیمہ مسنون ہے وہ بھی جب آپ کے پاس استطاعت ہو ۔لیکن آج شادی اتنی مشکل ہوگئی ہے کہ کئی لڑکیاں شادی کے انتظار میں گھر بیٹھی بوڑھی ہو رہی ہیں۔ سب سے پہلے لڑکی کا خوبصورت ہونا۔ پڑھی لکھی ہونا اس کے بعد لاکھوں کا جہیز اور نکاح کے وقت ہزاروں باراتیوں کو مرغن غذاؤں کا انتظام کرنا۔اب ایک عام آدمی یہ سب کچھ کہاں سے کر پائے گا۔ اسی لئے کئی لڑکیاں بن بیاہی گھروں میں اچھے رشتوں کے انتظار میں بیٹھی ہوئی ہیں۔ان سب چیزوں

نقل مبارک! مومن ذخیرہ نہ کند۔ یعنی مومن ذخیرہ نہیں کرتا۔

کا ذمہ دار کون؟ سماج' سماج تو ایک ایک فرد سے بنتا ہے۔ کیا ہر شخص کی یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ ہر فضول قسم کے رسم ورواج' گھوڑے جوڑے کی رقم' باجے اور پٹاخے جیسی لعنت سے بچیں۔ جس میں قوم کے معزز سے معزز افراد بھی مبتلا ہیں۔ کیا ہمیں ان گناہوں سے بچنا نہیں چاہیے؟ کیا جہیز اور سینکڑوں باراتیوں کے کھانے کا خرچ لڑکی کے والدین کے سر سے ہٹا کر شرعی حساب سے اپنے قریبی رشتہ داروں کو بلوا کر نکاح نہیں کرنا چاہیے؟ اگر یہ سب کچھ کر سکیں تو ہم اپنے آپ کو مہدوی کہلا سکتے ہیں۔ کیونکہ مہدی موعودؑ کی بعثت ہی رسم عادت وبدعت کو مٹانے کے لئے ہوئی ہے۔ اگر ہم مہدوی اس طریقہ کو رائج نہیں کر پائینگے تو ہم کو مہدوی کہلانے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ہماری قوم کے علمائے دین' رہبرانِ قوم اور بااثر افراد کو ان گناہوں بھرے رسم ورواج کو توڑ کر شرعی حساب سے نکاح کرنے کی پہل کرنی چاہیے تا کہ اُن لوگوں کو دیکھ کر ایک عام آدمی سادگی سے اپنی لڑکیوں کی شادی سنتِ رسول ﷺ کے مطابق کر سکے۔ قرض اور سود کی وبا سے بچ سکے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ قوم مہدویہ کے ہر فرد کو عقل سلیم عطا فرمائے تا کہ وہ خودنمائی اور خود پسندی کی بیماری سے باہر نکل کر اپنی اور اپنی اولاد کی بھلائی کے لئے مہدی موعودؑ کے نقلیات پر عمل کر سکے۔ اور اپنے بزرگانِ دین کی سیرت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ویسے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کا گروہ مہدویہ پر بہت زیادہ کرم ہے کہ مہدی موعودؑ کی نقلیات اور بزرگانِ دین کی سیرت کی شکل میں ہم کو بہت سے نعمتوں سے نوازا ہے۔ گروہ مہدویہ کی صفت رہی ہے کہ وہ ہمیشہ حق کا ساتھ دی ہے۔ انشاءاللہ سماج کی ان برائیوں کو مٹانے میں بھی وہ حق کا ساتھ دے گی۔

حضرت شاہ یعقوبؒ کی حضرت شہاب الحقؒ سے عقیدت :

ایک روز کا واقعہ ہے حضرت بندگی میاں تشریف اللہؒ اور حضرت ملک پیر محمدؒ کھانبیل سے فقراء کے ساتھ بڈھاسن تشریف لاتے ہیں۔ یہاں پر حضرت سیدنا شاہ یعقوبؒ کا دائرہ تھا۔ آپؒ سے

ملاقات کے بعد دوران گفتگو دیدار خدا کے تعلق سے باتیں ہوتی ہیں۔ بات چیت کے دوران جب حضرت شاہ یعقوبؒ کو اس بات کا علم ہوتا ہے کہ حضرت میاں تشریف اللہؒ اور حضرت میاں پیر محمدؒ کھانبیل جارہے ہیں حضرت شہاب الدین شہاب الحقؒ کے پاس تو آپؒ بھی فوراً کھانبیل جانے کے لئے تیار ہوجاتے ہیں۔ اس لئے کہ آپؒ اُن دونوں بزرگوں سے بہت عقیدت اور محبت رکھتے تھے۔ جب یہ قافلہ کھانبیل کے لئے روانہ ہوا راستہ میں رات ہوگئی اور وہ لوگ بڑودہ کے کسی موضع میں قیام کرتے ہیں۔ رات میں جب کھانے کی تیاری کا انتظام کرنا ہوتا ہے تو چند فقراء کو کھانے کا سامان لانے کے لئے گاؤں بھیجتے ہیں۔ فقراء ایک دوکان پر سامان خریدنا چاہتے ہیں مگر دوکاندار جب دیکھتا ہے یہ لوگ مسافر ہیں تو وہ کہتا ہے یہاں دیجاموری نامی شخص رہتا ہے اس کی طرف سے مسافروں کو بغیر پیسے لئے آٹا، دال، گھی، چاول وغیرہ دیا جاتا ہے۔ مگر فقراء نے کہا ہم مفت سامان نہیں لیں گے اور وہ واپس ہوجاتے ہیں۔ اِدھر دوکان دار پریشان ہوجاتا ہے کہ مسافر بغیر سامان لئے چلے گئے اگر دیجاموری کو معلوم ہوگا تو وہ خفا ہوگا اس لئے وہ فوراً دیجاموری کے پاس جاکر سارا واقعہ بیان کرتا ہے۔ دیجاموری کو حیرت ہوتی ہے کئی سالوں سے مسافروں کو مفت سامان دے رہا ہوں مگر آج تک کسی نے انکار نہیں کیا یہ پہلا قافلہ ہے جو مفت لینے سے انکار کررہا ہے۔ وہ فوراً گھوڑے پر سوار ہوکر مسافروں سے ملنے کے لئے نکل پڑتا ہے۔ جب وہ مسافروں کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے اور دیکھتا ہے ایک سے بڑھکر ایک نورانی چہرے نظر آتے ہیں وہ انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوتا ہے۔ اور کچھ مذہبی گفتگو ہوتی ہے اس کے بعد دریافت فرماتا ہے کہ آپ لوگ یہاں سے کہاں جائیں گے۔ فقراء میں سے کسی نے کہا ہم کھانبیل

نقل مبارک! جو بے اختیار ہوا بختیار (خوش نصیب) ہوا

جارہے ہیں یہ سن کر دیجا موری کہتا ہے اگر آپ لوگ کھانبیل جارہے ہیں تو میری طرف سے چھابو جیؒ اور سید نجیؒ کو سلام کہنا وہ مہاتما اور بڑے لوگ ہیں۔ حضرت شاہ یعقوبؒ اوران کے ساتھیوں کو تعجب ہوتا ہے کہ وہ انہیں کیسے جانتا ہے۔ دریافت کرنے پر وہ کہتا ہے مجھے چوتھے آسمان تک سیر حاصل ہے۔ جبکہ چھابو جیؒ کو دیکھتا ہوں وہ تمام آسمانوں کی سیر کر لیتے ہیں۔ جب یہ بزرگ ہستیاں کھانبیل پہنچتی ہیں دعا سلام کے بعد دیجا موری کا واقعہ سناتی ہیں۔ حضرت شہاب الدین شہاب الحقؒ فرماتے ہیں وہ فتنہ خدا ہے اتنے قریب کے مقام پر رہتے ہوئے بھی یہاں آ کر دین کی تحقیق نہیں کرتا۔ اس کے بعد حضرت شاہ یعقوبؒ نے حضرت شہاب الحق سے اپنا کچھ احوال بیان کرنے کی خواہش ظاہر کرتے ہیں۔ حضرت شہاب الحقؒ نے بہت معافی مانگی اور نیستی کے اظہار کے ساتھ کہا کہ خواجہ زادے آپؒ کے روبرو کیا عرض کرسکتا ہوں۔ لوہاروں کے کوچہ میں سوئی بیچنا کیا اہمیت رکھتا ہے۔ حضرت شاہ یعقوبؒ فرماتے ہیں اس مرتبہ میں جو آیا ہوں محض اس طلب سے کہ آپؒ کی زبان سے کچھ سن سکوں۔ اس کے بعد حضرت شہاب الحقؒ اپنا کچھ احوال یوں بیان کرتے ہیں کہ جب لوگوں کے درمیان میں رہتا ہوں تو دنیا کی لذتوں سے کچھ کھارا اور میٹھا زبان سے معلوم ہو جاتا ہے۔ لیکن جیسے ہی چادر سر پر ڈالتا ہوں تو عرش سے فرش تک کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی۔ یہ سن کر حضرت شاہ یعقوب حسن ولایت بارہ بنی اسرائیلؒ فرماتے ہیں الحمدللہ ایسے برادر اس زمانے تک ہمارے درمیان موجود ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں سلامت رکھے۔ اس کے بعد حضرت شاہ یعقوبؒ وہاں سے رخصت ہوکر اپنے دائرہ میں تشریف لاتے ہیں۔

(تذکرۃ الصالحین ۱۲۷)

نقل مبارک! ترک دنیا فرض ہے۔

حضرت خلیفہ گروہؓ کا حضرت شاہ یعقوبؒ کو بستر مرگ پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا فیض عطا کرنا:

حضرت بندگی میاں ملک الہٰد ادؓ کے وقت آخر بندگی میراں سید اشرف بارہ بنی اسرائیلؒ فرزند حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ سات سال کے تھے۔ اور وہ حضرت ملک الہٰد ادؓ کے ساتھ قصبۂ کپڑونج میں حاضر تھے۔ ملک الہٰد ادؓ حضرت شاہ یعقوبؒ کی طرح حضرت میاں اشرفؒ سے بھی بے انتہا محبت رکھتے تھے۔ حضرت ملک الہٰد ادؓ نے فرمایا: حضرت شاہ یعقوبؒ نے اپنے فرزند کے ذریعہ بندہ کی صحبت قائم رکھی ہے اور فرمایا: حضرت شاہ یعقوبؒ کا حصّہ بھی حضرت میاں سید اشرفؒ کو دیا جاتا ہے۔ دائرہ کے کسی فقیر نے کہا ایسے وقت میں حضرت شاہ یعقوبؒ حاضر نہیں ہیں۔ حضرت ملک الہٰد ادؓ نے فرمایا: حضرت شاہ یعقوبؒ کے بجائے ان کے فرزند میاں سید اشرفؒ موجود ہیں اور فرمایا: خزادے نزدیک آؤ پھر حضرت ملک الہٰد ادؓ نے پہلی بار اپنے دونوں ہاتوں کی مٹھی کھول کر کہا یہ تمہارے والد کا حصّہ ہے اور دوسری بار مٹھی کھول کر کہا یہ تمہارا حصّہ ہے۔ یہ وہ وقت تھا جب حضرت ملک الہٰد ادؓ بخشش رحمت، خدا کی نعمت اور اس کے عطیات کا فیض اپنے فقراء، عزیزوں، رشتہ داروں، دوستوں اور مخلصوں کو بانٹ رہے تھے۔ ایسے نازک وقت میں بھی آپؓ حضرت شاہ یعقوبؒ کو فیض پہنچانا نہیں بھولے۔

(معارج الولایت ۳۷۰)

حضرت شاہ یعقوبؒ کا دائروں کی کشادگی دیکھ کر دوسرے مقامات پر دائرہ قائم کرنا:

حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ کا دائرہ نکرہ میں تھا آپ وہاں سے ہجرت کرتے ہوئے احمد نگر تشریف لائے اور یہاں پر مختلف مقامات پر اپنا دائرہ باندھا، ہر دائرہ میں آپؒ کو دنیا منہ دکھاتی رہی

نقل مبارک! راہ خدا میں حجرت کرنا فرض ہے۔

اور آپؒ دائرہ تبدیل کرتے رہے۔ کیونکہ بچپن ہی سے اپنے والد اور دوسرے صحابہ کی دائرہ کی زندگی دیکھی تھی ہر وقت فقر و فاقہ رہتا تھا اور کبھی ایک سے دو بار دائروں میں سویت ہوتی تو وہ لوگ پریشان ہو جاتے تھے کہ دنیا اپنا منہ کھول رہی ہے۔ اسی طرح آپؒ کے دادا حضرت مہدی موعود علیہ السلام جب ہجرت کرتے ہوئے مانڈو پہنچے' صحابہ حجرہ بنا رہے تھے۔ اتنے میں ایک شخص حضرت مہدی موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ آپؑ وہیں بیٹھ کر اس کی افہام و تفہیم کرتے ہیں اور وہ شخص رخصت ہوتے ہوئے آپؑ کی خدمت میں کچھ رقم اللہ دیا کہہ کر دیتا ہے۔ اس کے چلے جانے کے بعد آپؑ فوراً وہاں سے اٹھتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اس حجرہ کو یہاں سے اُٹھاؤ یہاں پہلے ہی دنیا آ چکی ہے۔ اسی طرح حضرت شاہ یعقوبؒ کے والد حضرت صدیق اکبر حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ بھی دائرہ تعمیر کرتے وقت اگر کوئی خزانہ نکلتا تو اُسے وہیں دفن کر کے دوسری جگہ دائرہ باندھتے تھے۔ اسی لئے حضرت شاہ یعقوبؒ کو بھی دولت سے سخت نفرت تھی جیسا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا'' دنیا ایک مری ہوئی بکری کے بچہ سے بھی زیادہ حقیر ہے'' اسی لئے جب آپؒ دیکھتے کہ دائرہ میں پیسوں کی فراوانی ہو رہی ہے تو آپؒ فوراً وہاں سے دائرہ بدل دیتے۔ کیونکہ دائرہ عبادت و ریاضت کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ وہاں پر دنیا اور دنیا کی دولت سے دوری اختیار کی جاتی تھی۔ وہاں حسب نسب کو نہیں بلکہ تقویٰ کی بنیاد پر تعظیم و تکریم کی جاتی ہے۔ وہاں امیر غریب' تعلیم یافتہ' ان پڑھ' گورا' کالا' خوبصورت' بدصورت' ان چیزوں کی کوئی اہمیت نہیں تھی جس کا تقویٰ اچھا ہوتا اس کی ہر کوئی عزت کرتا تھا۔ مگر ہم لوگ اُسی کو اپنا رہبر مانتے ہیں جس کے پاس ڈھیر ساری دولت ہو' بنگلے ہوں' بڑی بڑی گاڑیاں ہوں' ہر روز ایک سے ایک نیا لباس پہنتا ہو' چاہے وہ دولت حرام سے کمائی ہوئی کیوں نہ ہو ہم کسی باعمل فقیر کو سلام کرنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ چاہے وہ ہمارا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ عزت تو اُسی کی' کی جاتی ہے جو مالدار ہو۔ ایسے ماحول میں

نقل مبارک! جس نے خدا تعالیٰ کو مقید دیکھا وہ مشرک ہے۔

ہمارے پاس کہاں سے تقویٰ و پرہیزگاری حاصل ہوگی؟ ہم اپنے بزرگوں کی سیرت پر کیسے چل پائیں گے؟ ان کے راستے پر چلنا ہو تو مہدی موعودؑ کے فقراء کی طرح اپنے آپ کو ڈھالنا ہوگا۔ جو دولت کے انبار دیکھ کر بھی مہدی موعودؑ کی صحبت سے دور نہیں ہوتے۔ بھوک پیاس، دربدر کی ٹھوکریں کھاتے مگر اُف تک نہیں کرتے۔ مثال کے طور پر ایک نقل پیش ہے کہ ایک روز میاں سلام اللہؓ نے مہدی موعودؑ سے پوچھا: حضورؑ مہدیؑ کے زمانے میں زمین اپنے سارے خزانے باہر پھینک دے گی اور ہر کوئی مالدار ہوگا وغیرہ۔ حضرت مہدی موعودؑ نے ایک اشارہ کیا ساری زمین ریت و کنکر، ہیرے جواہرات میں تبدیل ہوگئی۔ مہدی موعودؑ نے فرمایا جتنا چاہے لے لو۔ حضرت سلام اللہؓ نے کہا مجھے اس کی حاجت نہیں ہے مجھے تو آپؑ کی صحبت چاہئے اگر آپؑ اجازت دیں تو ایک مٹھی ہیرے جواہرات اپنے بھائیوں کو دکھلاؤں۔ حضرتؑ نے اجازت دی اور فرمایا اسے سویت کردو۔ جب ہمارے بزرگان دین کی شان ایسی تھی تو ہمیں کیسا ہونا چاہئے؟ یہ سب باتیں ہمیں غور کرنی ہوگی کیونکہ دنیا میں کوئی بھی شخص کتنے دن تک زندہ رہے گا۔ پچاس سال، ساٹھ ستر سال، اسی نوے، سو سال اس کے بعد تو مالک حقیقی کے پاس جانا ہی ہوگا وہاں جا کر ہم کیسے اپنے آپ کو مہدوی کہلائیں گے۔ کہاں سے یہ حرام کی کمائی ہوئی دولت کا حساب دیں گے۔ کیسے رسول خدا ﷺ اور مہدی موعود علیہ السلام کو اپنا چہرہ دکھائیں گے۔ اگر وہاں سرخرو ہونا ہے تو ہمیں یہ گناہوں بھری دنیا کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق رسول خدا ﷺ اور مہدی موعود علیہ السلام کے بتائے ہوئے راستے پر چلنا ہوگا تب ہی ہماری نجات ممکن ہے۔

(خاتم سلیمانی ۱۳۵)

حضرت شاہ یعقوبؒ کی حرم اول بی بی رقیہؒ کا انتقال فرمانا:

حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ جب احمد نگر کے ایک موضع جیور میں مقیم تھے وہیں پر حضرت شاہ

نقل مبارک! جو ہمارے ہیں مفلس مرینگے۔

یعقوبؒ کی حرم اول بی بی رقیہؒ جو حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کی صاحبزادی ہیں، انتقال ہوگیا اور بی بی کو وہیں پر دفن کیا گیا جو آج بھی مہدوی حضرات کے لئے زیارت کی آماجگاہ ہے۔ (خاتم سلیمانی ۱۳۹)

حضرت مہدی موعود کا خلد آباد کو مکہ خورد کہنا:

حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ اپنی حرم اول کے انتقال کے بعد احمد نگر سے دولت آباد جانے کا ارادہ کیا کیونکہ دولت آباد میں اولیاء کرام اور بزرگان دین کثرت سے آسودہ ہیں۔ دولت آباد سے متصل خلد آباد ہے۔ جس کو حضرت مہدی موعودؑ نے ''مکہّ خوردؔ'' کہا حضرت مہدی موعودؑ دولت آباد تشریف لائے اور دولت آباد اور خلد آباد کے اولیاء اللہ اور دوسرے بزرگانِ دین کی زیارت فرمائی۔ ایک مقام پر حضرت مہدی موعودؑ انگوٹھوں کے بل چلنے لگے، کسی صحابیؓ نے آپؑ سے دریافت فرمایا کہ آپؑ انگوٹھوں کے بل کیوں چل رہے ہیں؟ تو آپؑ نے فرمایا اس احتیاط سے چلنے کے باوجود بھی بندہ کا پاؤں کسی بھائی کے سر پر تو کسی کے ہاتھ پر یا کسی کے پاؤں پر ہے اور فرمایا یہ ایسی مقدس سرزمین ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے آسمان پر اٹھالے گا۔ حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ نے بھی ایسی ہی پاک سرزمین دولت آباد کو اپنی آخری آرام گاہ منتخب کیا ہے اور یہی پاک زمین آپؒ کی آخری آرام گاہ ہے جہاں پر آپؒ مدفون ہیں۔

حضرت شاہ یعقوبؒ کا احمد نگر سے دولت آباد ہجرت کرنا:

حضرت شاہ یعقوبؒ احمد نگر سے ہجرت کرتے ہوئے دولت آباد تشریف لائے اس وقت وہاں پر مہدویوں کی کثیر تعداد تھی اسی مقام پر ایک مصدق مہدی موعود شاہ علی اپنی ارشادی چلا رہا تھا اس کے دو بیٹے بھی تھے جس کے نام ہیں شاہ روح اللہ اور شاہ لطف اللہ یہ تینوں باپ بیٹے دولت آباد میں ظاہری رعب وداب اور شان وشوکت بھی رکھتے تھے۔ شاہ علی خود کو حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ کے سلسلے سے منسلک کہتا تھا مگر فرمان مہدی موعودؑ پر عمل نہیں کرتا تھا۔ جیسے کہ مہدی موعودؑ نے فرمایا ''عزت اور

نقل مبارک! ہر بدعت گمراہی ہے اور گمراہی کا ٹھکانا دوزق ہے۔

لذت کو چھوڑ دو اور قدم پر نگاہ رکھو' مگر وہ عزت ولذت کے نشے میں چُور چُور تھا۔ کسی کو اپنے پر مقدم نہیں سمجھتا تھا' جیسے ہی حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ کی آمد دولت آباد میں ہوئی اور لوگوں کو پتہ چلا کہ حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ حضرت مہدی موعودؑ کے پوترے اور حضرت ثانی مہدیؓ کے فرزند ہیں اور نہایت ہی نیک اور تقویٰ اور پرہیز گاری آپؒ کی فطرت میں ہے تو لوگ جوق در جوق آپؒ کے پاس آتے گئے اور آپؒ کے مرید ہوتے گئے۔ ایک مقولہ کے مطابق آفتاب کے مقابلے ذرہ بے مقدار کی کیا قدر ومنزلت ہوسکتی تھی وہی حالت ہوگئی۔ شاہ علی نے دیکھا کہ اسکے سارے مرید حضرت شاہ یعقوبؒ کے معتقد ہوگئے جن میں سے ایک بااثر مرید دولت خاں علی زئی جو کافی مالدار تھے وہ بھی حضرت کے مریدوں میں شامل ہوگئے ہیں اور حضرت کو اپنے گھر میں مہمان رکھا اور خوب خاطر داری کی اور زمین خرید کر دائرہ بنا کر للہ دی تو وہ آتش حسد میں جلنے لگا۔ اِدھر حضرت شاہ یعقوبؒ دولت آباد کے سب ہی مصدقین کے مرجع ومرکز ہوگئے۔ اور آپؒ کے حسن سلوک اور عالی روش وبیانِ قرآن کے لوگ دل وجان سے شیدا ہوگئے کیونکہ لوگوں نے دیکھا آپؒ کے شب وروز اسی طرح کے ہیں جیسے مہدی موعودؑ کے تھے۔ ہر روز لوگوں کی عقیدت بڑھتی جارہی تھی۔ اور لوگ آپؒ کے فدائی ہوتے جارہے تھے۔ یہ سب دیکھ کر شاہ علی اور اس کے بیٹوں کا بغض وعناد بڑھتا جارہا تھا۔ کیونکہ حضرت شاہ یعقوبؒ کے آنے سے پہلے سارے مہدویوں کا وہی ایک مرکز تھا۔ اور وہ اپنے آپ کو دولت آباد کا بے تاج بادشاہ تصور کرتا تھا۔ اس کے پاس تقریباً تین سو سے زائد نوکر چاکر تھے۔ کافی زمین وجائیداد تھی بہت سارا سامان تھا۔ ایک ایک تانبے کا دیگ ایسا تھا کہ آدمی دیگ میں بیٹھ کر دیگ صاف کرتا تھا۔ نہایت مرتبہ ودبدبہ کے ساتھ ایک مدت تک دولت آباد میں دائرہ رکھتا تھا۔ چوں کہ اس مقام پر دوسرا کوئی دائرہ نہیں تھا اسی لئے ہر چھوٹے بڑے مصدق مہدی موعودؑ کا وہی مرکز وماویٰ تھا۔ حضرت شاہ یعقوبؒ کے

نقل مبارک! منکر مہدی کو کافر جانیں۔

دولت آباد آنے کے بعد اس کی وہ شان وشوکت برقرار نہیں رہی اور رعب ودبدبہ بھی گیا اسی لئے باپ اور بیٹوں نے مل کر حضرت شاہ یعقوبؒ کو اپنی راہ سے ہٹانے کے لئے موقع تلاش کرنے لگے۔ اسی اثناء میں حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ نے مہدی موعود علیہ السلام کے عرس کا اہتمام کرنے لگے اور شاہ علی کے پاس سے دیگ منگوایا۔ مگر اس نے دیگ دینے سے منع کردیا۔ اس کے بعد حضرت شاہ یعقوبؒ نے دوسری جگہ سے دیگ کا انتظام کیا اور دولت آباد کے تمام خواص وعام مصدقینِ مہدی موعودؑ کو دعوت دی۔ شاہ علی کو بھی دعوت پہنچی۔ مہدی موعود علیہ السلام کے عرس میں تمام مصدقین کو دیکھ کر اس کی حسد کی آگ اور بھڑکی اور وہ تڑپ اُٹھا اور زیادہ بے چین ہوگیا۔ جب وہ دعوتِ طعام سے فارغ ہوکر واپس جانے لگا تو اُس نے بھی حضرت شاہ یعقوبؒ اور دائرے کے سب فقراء کو حضرت مہدی موعودؑ کے عرس کی دعوت دی۔ حضرت شاہ یعقوبؒ نے دعوت قبول فرمائی اور معہ دائرہ کے فقیروں کے شاہ علی کے گھر دعوتِ عرسِ مہدی موعودؑ میں پہنچے۔ شاہ علی اور اس کے بیٹوں نے حضرتؒ کی بڑی تعظیم وتکریم کی۔ اور آپؒ کی مختلف اور پُر تکلف غذاؤں کے ساتھ خاطر تواضع بجالائی۔ جب آپؒ تناول فرما چکے تو وہ ملعون شاہ علی ایک پیالہ میں مشروب بھر کے جس میں زہر ملا ہوا تھا' حضرت کی خدمت میں پیش کیا اور کہا حضرت یہ ہاضمہ کے لئے بے حد مفید ہے۔ حضرتؒ نے منع فرمایا کہ میں کھانے کے بعد کچھ بھی تناول نہیں فرماتا۔ مگر وہ ماننے والا کہاں تھا بے حد اصرار کے ساتھ کہا کہ مجھ کو آپؓ کا پسخوردہ چاہئے۔ حضرت شاہ یعقوبؓ کا ایک عرصہ سے معمول تھا کہ دائرہ میں کوئی بھی جب پسخوردہ مانگتا تو آپؒ اپنے جانشین فرزند حضرت بندگی میاں سید اسحاقؒ سے پسخوردہ کرکے دےنے کیلئے فرماتے۔ اسی طرح یہاں پر بھی حضرت اسحاقؒ سے فرمایا! اسحاق جی تم پسخوردہ کرکے دے دو۔ لیکن حضرت اسحاقؒ نے دعوت کی مجلس میں اور حضرتؒ کی موجودگی میں خود پسخوردہ کرنے کو خلاف ادب خیال کیا۔ اور اپنے والد حضرت شاہ

نقل مبارک ! میں خلق کو توحید اور (خدا) کی عبادت کی دعوت دیتا ہوں ۔

یعقوبؒ سے عذر فرمایا۔ پس حضرت شاہ یعقوبؒ نے پسخوردہ کر کے شاہ علی کو واپس دیا۔ پس اس کا ایک چمچہ جو حضرتؒ نے پیا آہستہ آہستہ اثر کرنے لگا کچھ دن بعد ۶۷ سال کی عمر میں ۲۳/ ذی الحجہ ۹۸۰ھ میں بمقام دولت آباد آپؒ کا وصال ہوگیا۔ اور آپؒ کی تدفین بھی وہیں پر کی گئی جو تمام خاص و عام کے لئے زیارت کی آماجگاہ ہے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ (تذکرۃ الصالحین ۲۰۲)

حضرت شاہ یعقوبؒ کی تدفین:

حضرت شاہ یعقوب حسن ولایت بارہ بنی اسرائیلؒ کی نمازِ جنازہ حضرت کے دوسرے فرزند اور جانشین حضرت بندگی میاں اسحاقؒ نے پڑھائی اور آپؒ ہی نے حضرتؒ کو دفن کیا۔ حضرت شاہ یعقوبؒ کے وصال کے وقت حضرت بندگی میاں سید اشرفؒ موجود نہیں تھے۔ آپؒ اس وقت تشریف لائے جب کہ حضرت شاہ یعقوبؒ کا مشت خاک اور غلاف ہو چکا تھا۔ حضرت بندگی میاں سید اشرفؒ نے ارادہ کیا کہ غلاف کی مٹی ہٹا کر حضرت شاہ یعقوبؒ کا آخری بار دیدار کر لے لیکن حضرت بندگی میاں سید اسحاقؒ جو حضرت کے جانشین تھے اور آخر وقت حضرت شاہ یعقوبؒ نے دائرہ کی ذمہ داری انہی کے حوالہ کی تھی اپنے بڑے بھائی حضرت میاں اشرفؒ کو غلاف کی مٹی ہٹا کر والد بزرگوار کا چہرہ دیکھنے سے منع فرمایا۔ حضرت میاں سید اشرفؒ نے بھی اصرار نہیں کیا اور خاموش ہوگئے۔ پھر دفن و زیارت کے بعد سب لوگ جب دائرہ کو واپس چلے گئے تو حضرت میاں اسحاقؒ اپنے بھائی حضرت میاں اشرفؒ سے معافی مانگی اور حضرتؒ کے قدموں پر ہاتھ رکھ کر عرض کیا کہ خوندکار اباجی کی جگہ آپؒ ہیں۔ آپؒ ہی ہمارے سرپرست ہیں یہ فقیر آپؒ کو غلاف کی مٹی ہٹا کر اباجی کا چہرہ مبارک دیکھنے سے اس لئے منع کیا کہ اگر آپؒ اس طرح سے اباجی کا چہرہ دیکھتے تو بعد میں آنے والے آپؒ کے اس فعل کو سند مان کر کئی کئی دن بعد بھی قبر کھول کر اپنے عزیز مُردوں کا چہرہ دیکھنے لگ جاتے اسی لئے بندہ نے آپؒ

نقل مبارک! مرد بن خدا کے ساتھ رہ یا مرد (مرشد کامل) کی پیروی کر شیطان کے ساتھ مت رہ۔

ؒ کے ساتھ یہ گستاخی کی براہ کرم اللہ کے واسطے اس فقیر کا بولا چالا معاف فرمایئے۔ اور اس فقیر کا علاقہ قبول فرمایئے۔ اور بیان تعزیت کے ساتھ سب کو صبر کی تلقین فرمایئے۔ اور سب پر ہمیشہ نظر کرم مبذول رکھیئے۔ پس بندگی میاں سید اشرفؒ برادر کا بولا چالا معاف کر کے بیان تعزیت فرمایا اور حضرت اسحاقؒ کا علاقہ قبول فرما کر ہمیشہ اُن سے خوشنود رہے۔ (تذکرۃ الصالحین ۲۰۵)

یہ وہ بزرگ تھے جو ہمیں صحیح راستہ دکھانے کے لئے اپنے بھائیوں کی بھی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ اور ہمیں سیدھا راستہ دکھانے کے لئے بڑی سی بڑی قربانی دینے کے لئے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔ اور یہ وہ بزرگان دین ہیں جو احادیث اور نقلیات مہدی موعودؑ کو صد فیصد ادا کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ اسی لئے انہوں نے والد بزرگوار کا آخری بار دیدار کرنے کے لئے بھائی کے آنے کا بھی انتظار نہیں کیا۔ کیونکہ احادیث میں آتا ہے انسان مرتے ہی جتنا جلدی ہو سکے اُسے دفن کر دیا جائے۔ ہمارے بزرگ میت کا بھی اُسی طرح احترام کرتے تھے جیسے کوئی زندہ آدمی کا کرتے ہیں۔ اسی لئے مُردہ کے احترام کی خاطر اُسے تکالیف سے بچانے کی خاطر فوراً ہی غسل دے کر نماز پڑھا کر دفن کر دیتے تھے۔ مگر ہم لوگ رشتے داروں اور دوست احباب کے انتظار میں کئی کئی دن تک مُردے کو تکلیف دیتے ہیں اُسے دفن نہیں کرتے۔

اگر ہم اپنی قوم کو اس کی کھوئی ہوئی عظمت اور مقامِ عالیت پر دیکھنا چاہتے ہیں تو ہم کو اس بات کی کوشش کرنی ضروری ہے کہ اپنے بزرگوں کی سیرت کے ہر پہلو پر بغور توجہ دیتے ہوئے ان کے مقام عالیت کے ہر، ہر مثبت پہلو پر عمل پیرا ہوں اور ان بزرگان دینِ متین کو گم نام ہونے نہ دیں۔ ہم کو ان کی سیرت کی پیروی کرتے ہوئے ایک مثالی نمونہ پیش کرنا چاہیے۔ ہم اپنی پہچان اُسی وقت بچا سکتے ہیں جب ہم بھی اپنے بزرگوں کی سیرت پر عمل پیرا ہوں۔ اور ان کی سیرتوں کو عام فہم زبان میں چھپوا کر ہر مہدوی تک پہنچائیں آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں بھی ہمارے بزرگوں کی روش پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نقل مبارک! دنیا کا طالب مخنث ہے آخرت کا طالب مونث ہے اللہ کا طالب مرد ہے۔

حضرت شاہ یعقوبؒ کے القابات :

حضرت شاہ یعقوبؒ کے القابات تو بہت زیادہ ہیں مگر قوم میں جو مشہور القابات ہیں وہ یہ ہیں۔(۱) حسنِ ولایت (۲) بارہ بنی اسرائیل (۳) شجرۃ المرشدین

حسنِ ولایت: حضرت شاہ یعقوبؒ کو بچپن ہی سے حسنِ ولایت کہا جانے لگا تھا۔آپؒ بچپن ہی سے مصائب وابتلاء میں صابر وشاکر تھے۔اور آپؒ بچپن ہی سے لڑائی جھگڑے' فتنہ وفساد سے بہت دور رہتے ہوئے سچائی اور سلامتی کے راستہ پر گامزن تھے۔آپؒ کے عادات وصفات اتنے بلند تھے کہ حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؒ کے دائرہ میں آپؒ کو سب حسنِ ولایت کے لقب سے جانتے تھے۔اس بات کی تصدیق یوں ہوتی ہے کہ جب حضرت شاہ دلاورؒ نے حضرت لاڑ شاہؒ کے تعلق سے محضرہ مرتب فرمایا تھا اس میں حضرت شاہ یعقوبؒ کے ساتھ ''حسنِ ولایت'' کے الفاظ بھی درج تھے۔اور یہ آج بھی قلمی مطبوعہ محضرے کے نسخوں میں دیکھے جاسکتے ہیں۔گروہ مبارک کا اتفاق ہے کہ حضرت شاہ یعقوبؒ ہی حسن ولایت ہیں۔کیونکہ آپؒ بھی ویسے ہی زہر سے شہید ہوئے تھے جیسے کہ دور خاتم نبوت میں امام حسنؓ کی شہادت زہر سے ہوئی۔اصل واقعہ ایسا ہے کہ حضرت امام حسنؓ کو ان کی منکوحہ یزید پلید کے کہنے پر زہر دی تھی مگر اس کا کوئی ثبوت حضرتؓ کے پاس نہیں تھا۔حضرت عمیر بن اسحاقؒ فرماتے ہیں کہ میں اور قریش کے ایک آدمی حضرت حسنؓ سے ملاقات کے لئے گئے تو حضرت امام حسنؓ نے بتایا کہ مجھے بار بار زہر دیا گیا اور ہر مرتبہ پہلی بار سے زیادہ تیز اور سخت قسم کا زہر تھا۔جب حضرت امام حسینؓ کو کیفیت معلوم ہوئی اور آپؓ حضرت مام حسنؓ کے پاس تشریف لائے اس وقت نزع کی کیفیت تھی۔حضرت امام حسینؓ آپؓ کے سرہانے بیٹھ گئے اور کہا اے بھائی جان! آپؓ کو کس نے زہر دیا ہے؟ حضرت حسنؓ نے فرمایا! کیا تم اس کو قتل کرنا چاہتے ہو؟ حضرت امام حسینؓ نے کہا ہاں۔تو حضرت امام حسنؓ نے

نقل مبارک! جس نے خدا کو پہچانا اس کو سوال کی حاجت نہیں ہے۔

فرمایا اگر زہر دینے والا وہی ہے جس کو میں سمجھ رہا ہوں تو اللہ زیادہ سخت انتقام لینے والا ہے۔ اگر وہ نہیں ہے تو میں نہیں چاہتا کہ تم کسی بے قصور کو قتل کرو۔ اسی طرح حضرت شاہ یعقوبؒ کو بھی پسخوردہ کے بہانے زہر دیا گیا تھا مگر آپؒ نے بھی کوئی انتقامی کاروائی نہیں کی تھی۔ آپؒ نے بھی زہر دینے والوں کو معاف فرما دیا تھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اُسی کو پسند فرماتا جو انتقام لینے کی قدرت رہنے کے باوجود اُسے معاف فرما دیتا ہے۔

راہ وفا میں اہلِ دل سوچ سمجھ کے آئے ہیں
داغ گنیں تو کیوں گنیں زخم کرے شمار کیا
شوق سے تم کیا کرو فرق نیاز و ناز میں
ہم تو مگن ہیں عشق میں جیت کہاں کی ہار کیا

بارہ بنی اسرائیل: حضرت یعقوب علیہ السلام کا اسم مبارک اسرائیل تھا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت شاہ یعقوبؒ کو اپنے نبی حضرت یعقوب علیہ السلام کا مقام دینا چاہا تو حضرت شاہ یعقوبؒ کو حکم ہوا کہ ہم تمہیں اپنے نبی یعقوب کا درجہ دیتے ہیں۔ جیسے ہی حضرت شاہ یعقوبؒ نے یہ غیبی آواز سنی تو آپؒ کے دل میں یہ خیال آیا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے تو بارہ فرزند ہیں اور میرے صرف آٹھ فرزند ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا! میں نے تمہاری چار بیٹیوں کو بھی فرزندِ یعقوب علیہ السلام کا مقام عطا کیا ہے۔ اوپر عرش پر دیکھ جیسے ہی حضرت شاہ یعقوبؒ نے عرش کی طرف نظر ڈالی آپؒ کے آٹھ فرزند اور چار دختروں کے سر پر پگڑی باندھے دیکھا اور وہ اولادِ حضرت یعقوب علیہ السلام کے مماثل نظر آئیں۔ اس لئے حضرت شاہ یعقوب کو بنی اسرائیل کا لقب اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا۔ اس لئے حضرت کی اولاد کو بارہ بنی اسرائیل کہا جاتا ہے۔ (تذکرۃ الصالحین ۲۰۳)

نقل مبارک! مہدی موعودؑ نے فرمایا جو اس ذات کا منکر ہے وہ کافر ہے۔

شجرۃ المرشدین: حضرت شاہ یعقوبؒ کو بزرگوں نے ہی شجرۃ المرشدین کا خطاب دیا تھا اس کی وجہ یہ ہے کہ بھلے ہی آپؒ نے اپنے بعض فرزندوں کو تحصیل علم شریعت کے لئے دوسرے ہم عصر بزرگوں کے پاس بھیجا اور انہی سے وہ علاقہ لگائے۔ مگر یہ بات بھی اظہر من الشمّس ہے کہ قوم مہدویہ کے اس دور میں بھی اور اس دور میں بھی زیادہ تر مرشدین آپؒ ہی کی اولاد سے ہیں۔ آپؒ کی اولاد کے زیادہ تر سلسلے آپؒ ہی سے ملتے ہیں۔ اس لئے بھی آپؒ کو شجرۃ المرشدین کہا جاتا ہے۔

حضرت شاہ یعقوبؒ کے خلیفہ کا آپؒ کے پہلو میں دفن ہونا:

حضرت خلیل محمدؒ بن خونزا گوہر بن ثانی مہدیؒ جو ثانی مہدیؒ کے نواسے ہیں حضرت شاہ یعقوبؒ سے تربیت ہ تلقین ہوئے اور صحبت و خلافت حضرت شاہ یعقوبؒ سے رکھتے تھے۔ حضرت خلیل محمدؒ اپنے دور کے بہت بڑے عالم و فاضل تھے۔ آپؒ کے مناقب حمیدہ اور کرامات بہت زیادہ ہیں اس وقت یہاں پر تحریر میں نہیں لائے جاسکتے ہیں۔ آپؒ حضرت شاہ یعقوبؒ کے پہلو ہی میں مدفون ہیں۔ (خاتم ۱۲۸)

حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ کی ازواج و اولاد:

حضرت شاہ یعقوب کو پانچ بیویوں سے اٹھ فرزند اور پانچ دختریں ہوئی جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ کی زوجۂ اول بی بی رقیہ بنت حضرت صدیق ولایتؒ سے دو فرزند ہوئے (۱) میاں سید اشرفؒ (۲) میاں سید اسحاقؒ ۔ میاں سید اشرفؒ حضرت شہاب الحقؒ سے تربیت و تلقین تھے۔ والد محترم کے حینِ حیات میں خلد آباد کے محلّہ کاغذی پورہ میں دائرہ تھا۔ میاں سید اسحاقؒ کو شاہ یعقوبؒ نے بندگی میاں شاہ عبدالکریم نوریؒ سے تربیت کرایا ہے۔ فقیری و صحبت شاہ یعقوبؒ سے تھی۔ اور آپ کا امزار شریف دولت آباد میں ہی ہے۔ میاں سید اشرفؒ کا امزار شریف رائے باغ میں ہے۔

نقل مبارک! خدا کی خدائی کو انتہا نہیں بندہ کی طلب کو انتہا نہیں۔

حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ کی زوجہ دوم بی بی بوا بنت ملک گوہر شاہ پولادیؒ سے (۳) میاں سید یوسفؒ (۴) میاں سید خوندمیرؒ (۵) راجہ فاطمہ زوجہ میاں میاں عبدالمومن بن شاہ عبدالرحمٰنؒ بن حضرت بندگی میاں شاہ نظامؓ (۶) راجے دولت زوجہ میاں نور محمد گجراتی۔ راجے فاطمہ میاں سید اشرف ومیاں سید اسحاق کی حقیقی ہمشیرہ ہیں واللہ اعلم۔ میاں سید یوسفؒ اور میاں سید خوندمیرؒ کا مزار مبارک بھی دولت آباد میں ہی ہے۔

حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ کی زوجۂ سوم بی بی سارہ بنت میاں عالم خاں میواتی سے (۷) میاں سید ابراہیم عرف بڑے میاںؒ (۸) میاں سید محمود عرف نہنے میراںؒ۔ یہ دونوں بھائی حضرت شاہ یعقوبؒ کے تربیت وتلقین ہیں۔ میاں سید ابراہیمؒ کو حضرت شاہ یعقوبؒ نے بشارت دی ہے کہ وہ جس میّت پر نماز پڑھے اس پر آتش دوزخ حرام ہے۔(۹) مناجی بی بی زوجہ میاں ابوبکر بن میاں ابوالفتح بن میاں ابوبکر داماد امامنا علیہ السلام (۱۰) خونزا ابزرگ زوجہ میاں ابوبکر مذکور بعد وفات مناجی بی بی (۱۱) بواجی بی بی زوجہ اشرف محمد بن کبیر جی۔ میاں سید ابراہیم عرف بڑے میاںؒ اور میاں سید محمود عرف نہنے میراںؒ۔ یہ دونوں بھائی کا مزار مبارک بیجاپور میں ہے۔

حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ کی زوجہ چہارم بی بی سارہ بنت نہنے میاں (۱۲) میاں سید عالمؒ جو بندگی میاں سید نور محمد خاتم کارؒ کے تربیت وتلقین ہیں۔ آپ کا مزار مبارک بیڑ میں ہے۔

حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ کی زوجہ پنجم بوا منجھلے بنت ملک اسماعیل بن بندگی ملک حمادؓ سے (۱۳) میاں سید مصطفیٰؒ جو اپنے بڑے بھائی میاں سید اشرفؒ کے تربیت وتلقین ہیں۔ مناجی بی بی زوجہ اول میاں ابوبکر بنت شاہ یعقوبؒ کی بہت پہلے رحلت ہوگئی ہے۔ حضرت کی وفات کے وقت آٹھ فرزند، چار دختر موجود تھے انہی کو بارہ بنی اسرائیل کہا جاتا ہے۔ میاں سید مصطفیٰؒ کا مزار مبارک بیجاپور میں ہے۔ (انوار مشتری)

حضرت شاہ یعقوبؒ کے آٹھو فرزند اس منزلت عالیہ اور مرتبۂ عظمیٰ پر فائز ہیں جن کے بارے میں

نقل مبارک! جو شخص اس جہاں میں اندھا ہے اس جہاں میں بھی اندھا ہے۔

حضرت ثانی مہدیؓ نے پیشین گوئی فرمائی تھی اور اس بشارت سے معزز و مفتخر فرمایا تھا کہ میانجی بھائی کی اولاد بندہ کے قائم مقام ہوگی۔ بزرگوں نے شاہ یعقوبؒ کے پوتوں کو بھی اس بشارت کا مصداق قرار دیا ہے۔

خدا نے فرزند تجھ کو جتنے عطا کئے بارگاہ سے اپنی
سبھوں نے رکھا قدم وہیں پر جہاں کہ پڑتا تھا گام تیرا
تجھی سے چمکا ہے حسنِ یوسفؒ تجھی سے قاسمؒ کی جاگی قسمت
تجھی سے ہیں خوندمیرؒ و نصرتؒ کہ جن سے روشن ہے نام تیرا
مئی حقیقت کے مست یوں تو سبھی تھے بے کیف و کم برابر
ادائے تازہ سے دستِ قاسمؒ میں آگے چھلکا ہے جام تیرا

حضرت شاہ یعقوبؒ کے نہ صرف فرزنداں بلکہ دختراں بھی اس مقام پر فائز ہیں جو فرزندوں کا مقام تھا چنانچہ شاہ یعقوبؒ کے پوتے بندگی میاں سید حیدرؒ اپنے والد بندگی میاں سید ابراہیمؒ کی وفات کے بعد اپنے عم محترم بندگی میاں سید محمودؒ سے علاقہ کیا ہے۔ میاں سید محمودؒ کی وفات کے بعد اپنی پھوپی بوا صاحبہ بی بی بنت شاہ یعقوبؒ سے عرض کیا کہ آپؒ میرا علاقہ قبول کیجئے۔ بی بی نے کہا یہ کام مردوں کا ہے ہمارے لئے زیبا نہیں۔ میاں سید حیدرؒ نے اس واقعہ کو یاد دلایا کہ خدائے تعالیٰ کا شاہ یعقوبؒ کو حکم ہوا تھا کہ تمہاری دختراں بھی فرزندوں کے ہم پایہ ہیں۔ اور حضرت شاہ یعقوبؒ نے مکاشفہ میں ملاحظہ فرمایا تھا کہ دختراں بھی باجامہ و عمامہ باریش و بردت بلکہ ان کی دستاریں فرزندوں کی دستار سے بلند و بالا ہیں۔ بی بیؒ نے یہ سن کر بھتیجے کا علاقہ قبول کیا اور پھر ایک سال کے بعد اپنے بڑے بھائی بندگی میاں سید اشرفؒ سے میاں سید حیدر کا علاقہ کروایا ہے۔ غرض حضرت شاہ یعقوبؒ کے سب فرزند و دختر مبشر حضرت ثانی مہدیؓ و برگزیدۂ بارگاہِ الٰہی ہیں۔

نقل مبارک! جو شخص تھوڑے رزق پر راضی ہو جاتو ہے تو خدا اسکے تھوڑے عمل پر راضی ہو جاتا ہے۔

علامۃ العصر اشرف العلماء و بحرالعلوم مولانا سید اشرف صاحب شمسیؒ نے حضرت شاہ یعقوبؒ کی منقبت میں ایک طویل قصیدہ لکھا ہے جس میں سے ہم صرف اس واقعۂ خواب کو نقل کرتے ہیں جس میں علامہ نے اس کو اپنے انداز میں نظم فرمایا ہے۔

نوٹ: یہ قصیدہ افضل العلماء حضرت سید نجم الدین صاحبؒ کے مضمون جو انوار مشتری میں تحریر ہے اسی میں سے لیا گیا ہے۔

زاحوالِ یعقوبؒ فرّخ نژاد شنید ستم ازرادیاں ایں چنیں
بطفلی بیاراں ہمسالِ خویش ببازی گرائید ے آں پاک دیں
ہمہ جامہ اش داشت داغِ خلاب تنش بود آلود از ماد طیں
کہ ناگہ برادر مہاجرؒ بدید دار اطفال شہزادہ را ہمچنیں
بصیرت بفرمود ایں طفلِ خورد دریں خورد سالاں بگرد و چنیں
غمیں شد چوں ایں حالتِ ادبدید سوئے خانہ برگشت اند وہگیں
دریں فکر پیچیدہ در خوابِ رفت بقلبِ فسردہ بجانِ حزیں
ہماں شب چنیں دید خوابے شگرف برادر مہاجر چو کشفِ مبیں
درآں خواب خوش سبزہ زارے بدید درد بارگاہے چو چرخِ بریں
وراں قیر مردم درآیند شاد فرشتہ وشان وخجستہ جبیں
بپر سید ایں قصرِ رخشانِ کیست منور چوں ایوانِ خلد بریں
یکے گفت ایں قصرِ فرّخ شبے است کہ اوراست سلطانیٔ ملکِ دیں
چوں بشنید خرم شتابید جست سوئے بارگاہِ خداوندِ دیں

نقل مبارک! جس نے توانگر کی عزت کی تو وہ برا کتّا ہے۔

ہمی خواست تا بار یا بد درو   بخرم دلی و کشادہ جبیں
بدو گفت حاجب کجا میروی   کجا میخرامی بحالِ چنیں!
ندانی کہ ایں درگہِ خسرویست   کہ اور راست فرماں بہ چرخ بریں
ناید بجز حکم سلطاں برفت   دریں در کہ شدآ معانش زمیں
دلت گر بخوا ہد کہ بینی فضاش   دریں جانشین واز ینجابہ بیں
مہاجر برآں آستاں بر نشست   بقلبِ غمیں و بجانِ حزیں
کہ ناگاہ یعقوب ازرہ رسید   پر سید چونی در ینجا غمیں
بدو گفت حاجت مرا بازداشت   ازیں جاولم ہست اندوہگیں
برآشفت وزد بانگ برپاسباں   کہ نبود ترا عقلِ انجام بیں
بفرمود بگزار اوراکہ ہست   از اصحابِ دایں خسروِ ملک دیں
مہاجر بہ ہمراہِ یعقوب رفت   بہ پیشِ خداوندِ دنیا ودیں
سبک جست یعقوبؒ تا بر نشست   در آغوشِ مہدیٔ ہادیٔ دیں
بداں جامہٗ چرکِ خود شاد بود   در آغوشِ آں خسروِ طاہریں
ہمیں است شایانِ ایں اہلِ بیت   ہمان است شایانِ آں شاہِ دیں
کہ ہرجز واز کُل نبا شد جدا   کہ ایں است رائے سرانِ مہیں
خدایا تو از فضل و الطافِ خویش   طفیل خداوندِ دنیا ودیں
بہ سمتی زفیضش فگن پرتوے   بروزِ حساب اے جہاں آفریں

نقل مبارک! میرا مذہب کتاب اللہ اور اتباع رسول اللہ۔

ماخذ

خاتم سلیمانی

حاشیہ انصاف نام

نقلیاتِ میاں سید عالم

پنج فضائل

معارجِ ولایت

جامع الاصول

دلیل العدل والفضل

انوارِ مشتری (مضامین حضرت شاہ یعقوبؒ)